رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دُور اُس مُنہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ کا سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جوہر جمعرات

فاروق

ایڈیٹر
پروپرائٹر
قاری عبدالرحمٰن

یہ پرچہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے جاری کیا گیا ہے

عام خریدہ سالانہ غیر ممالک صرف روپیہ عام
بیعت اور اکرنے کے ایک روپیہ کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں

جلد ۱۰ فروری سنہ ۱۹۱۶ء مطابق ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ از قادیان دارالامان نمبر ۱۸

احمدیہ جماعت کے عقاید

۱۔ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ کوئی شخص اس کی ذات یا اُس کی صفات یا اُس کے اسماء یا اسکی عبادت میں اسکا شریک ہے نہ شریک ہو سکتا ہے۔ ۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے ۳۔ خدا تعالےٰ نے قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے۔ اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں۔ جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے اُن پر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں اُنپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں ۴ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو خاتم النبیین ہیں۔ ۵۔ الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے۔ اور کھلا رہیگا۔ خدا تعالےٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ جیسا وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور کرتا رہیگا۔ ۶۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۷۔ بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں۔ اور ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم اور احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے۔ ۸ ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی۔ اور قرآن نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ الخ میں جس کی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے۔ اور جسکا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں۔ اور آپکے سوا اور کوئی شخص مسیح موعود نہیں۔ ۹۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جس کے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں۔ اور آنحضرت صلعم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپ کی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہے مومن بھی نہیں ہو سکتا پس ہم ایسات کے ہرگز قائل نہیں۔ کہ اس امت کی اصلاح کے لئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے کیونکہ ایسا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں۔ کہ اپنی امت کی خود اصلاح کر سکیں۔ اور دجالی فتنہ کو دور کر سکیں پس کیا ضرورت ہی جو دوسرے نبی کو مدد کیلئے بلایا جائے لہٰذا ہمارا یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آیا۔ جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے بتوۃ کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ نہ نیا نہ پرانا کیونکہ ایسا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نبی اللہ کہہ کر یاد فرمایا ہے جس کے مطابق ہمارا ایمان ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعود) نے اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں درجہ نبوت حاصل کیا ہے۔ ۱۰۔ ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جنکا اصل قرآن کریم کے مطابق آیات اللہ ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کیلئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۱۔ مثیل موسیٰ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ سے افضل اور مسیح یعنی مسیح موعود سے افضل ہے۔ ۱۲۔ مسیح موعود کے انکار کا وہی نتیجہ ہے۔ جو دوسرے انبیاء کے انکار کا ہے ٭

۱۔ ہدایات ۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے ۲۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ ۳۔ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴۔ خلیفۂ وقت کی بیعت ضروری ہے ۵۔ ضروریات سلسلہ کے لئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے۔ ۶۔ سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے

الفاظ بیعت حضرت خلیفۂ ثانی

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

۲ بار۔ میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہونگا۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے سنانے میں کوشاں رہوں گا۔ تبلیغ اسلام کو اپنا فرض اعلیٰ خیال کروں گا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے۔ ان میں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۳ بار۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ٭

اور بعد ازاں دُعا کرتے ہیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخت گاہِ خلافت

ایوان خلافت

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اس ہفتہ زیادہ علیل رہی۔ حضور کو نزلہ سے تپ ہوگیا۔ اور ران پر ایک پھوڑا نکلا جس میں شگاف دیا گیا۔ تین چار یوم سے حضور باہر تشریف نہیں لاسکے۔ مسجد مبارک میں نمازیں حضرت میر صاحب قبلہ و مولوی سید عبد الستار شاہ صاحب کابلی پڑھاتے رہے۔ خدام حضور کی زیارت و مزاج پرسی کو اندر حاضر ہوتے رہے۔ حضور کی کامل صحت کے لئے پنجگانہ نمازوں میں احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس وجود باجود کو جلد تر صحت کامل عطا فرماوے آمین

امیر المومنین رضؓ کی خوابگاہ

عاجز ایڈیٹر فاروق جب حضرت فضل عمر رضؓ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ تو حضور کی خوابگاہ کو دیکھ کر دل نے چاہا۔ کہ اس کے سامان آرائش سے قوم کو مطلع کردوں۔ تاکہ ہمارے مخلص احباب اپنی خوابگاہوں و مکانوں کی اسیطرح آرائش کیا کریں۔ میں نے دیکھا۔ کہ کوئی تکلف کا فرنیچر نہیں۔ معمولی فرشی دری بچھی ہوئی تھی۔ اور ایک طرف حضور کے آرام فرمانے کی چارپائی ہے۔ البتہ سب سے بڑی آرائش جو حضور کو پسند ہے۔ یہ تھی۔ کہ دیواروں پر قطعات بلا چوکھٹے و آئینہ کے آویزان تھے۔ جن پر نہ کوئی گل کاری یا بیل بوٹے بنے ہوئے تھے۔ نہ وہ سنہری یا روپہری روشنائی سے لکھے ہوئے تھے۔ معمولی سیاہی سے نستعلیق حروف میں سفید کاغذوں پر قلمی لکھ کر لٹکا دیئے ہیں۔ ان کے مضمون کیا ہیں۔ وہ اس مکان کے مکین کے اس تعلق کو زبان حال سے ظاہر کرنے والے ہیں۔ جو اس کو خدا واحدہٗ لاشریک سے ہے۔ اور نیز وہ بتلاتے ہیں۔ کہ اس محمود الٰہی کو دنیا سے کسقدر بیزاری ہے۔ میں ذیل میں ہر ایک قطعہ کا مضمون نقل کرتا ہوں۔

(۱) ۱۔ تس دیدون عرض الدنیا واللہ یرید الاٰخرۃ۔

(۲) بدین دار فانی دل خود مبند۔ کہ دارد نہاں راحتش در گزند۔

(۳)۔ منہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی

کہ میخواہد نگار من تہیدستان عشرت را

(۴) پئے دار عقبی کمر بستہ چست۔

(۵) دیدم از ہجر خلق جلوۂ یار۔

(۶) برو فکر انجام کن اے غوی۔

(۷) وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کردیں گے۔

(۸) نادان کہتا ہے۔ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دیں۔

واللہ میرا دل پھڑک اٹھا۔ ان تحریروں کو پڑھکر کہ یہ شخص (فداہ روحی ومالی) کسقدر خدا کی یاد اور دنیا سے علیحدگی و بیزاری کے سبق ہر وقت پیش نظر رکھتا ہے۔ اے میرے رب۔ مجھے اور میرے تمام بھائیوں کو اس کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

خاندان رسالت

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمان وجمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین خیریت سے ہیں۔

خلافت اولیٰ

کے تمام ممبر بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت نواب صاحب قبلہ

کچھ دنوں سے علیل ہیں۔ گذشتہ پرچے میں بھی احباب کو حضرت موصوف کے لئے دعائے صحت کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ اب پھر گذارش ہے۔ کہ عالیجناب فخر قوم ہنوز علیل ہیں۔ بخار بھی آتا رہا۔ گو اب نسبتاً آرام ہے۔ لیکن ضعف زیادہ ہے۔ جو احباب اجتماعی طور پر اور فرداً فرداً نواب صاحب کی صحت و سلامتی کے واسطے بحضور شافی مطلق ذوالجلال والاکرام بہت بہت دعائیں کریں۔ تا اللہ تعالیٰ جناب ممدوح کو صحت کامل عطا فرماوے۔ آمین۔

میر محمد اسماعیل صاحب

پانی پت سے ایک یوم کے لئے حضرت خلیفۂ ثانی۔ و نواب صاحب قبلہ کی علالت سن کر تشریف لائے۔ اور ۷۔ فروری کو واپس چلے گئے۔

سید سرور شاہ صاحب

اور میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل جو تبلیغ کے لئے ضلع ہزارہ تشریف لے گئے تھے۔ بخیریت واپس آگئے۔ حضرت سید سرور شاہ صاحب قبلہ علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کیجاوے۔

حافظ روشن علی صاحب

باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایک نکاح کی تقریب ۶۔ فروری کو لدھیانہ تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں پر وہ تبلیغی لکچر بھی دینگے احباب ان کی بخیریت واپسی کی دعا کریں۔

اکمل صاحب

وطن مالوف سے تشریف لاتے ہی نزلہ و بخار میں مبتلا ہوگئے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس قیمتی وجود کو صحت کامل عطا فرماوے اور ان کے اہل و عیال کو بھی صحت و عافیت بخشے۔ آمین۔

موسم قادیان

کئی روز سے آسمان ابر آلود رہتا ہے بارش نہیں ہوئی۔ دن بھر سخت سرد ہوا چلتی ہے۔ جس سے موسم میں خنکی بڑھ گئی ہے۔ اور اس خنکی سے نزلہ بخار کی عام شکایت پیدا ہو چلی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ اور باران رحمت برساوے۔ اور باد صحت و عافیت چلاوے۔ آمین۔

ام المومنین رضؓ کا ارشاد

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے۔ کہ جملہ محبان اہلبیت و مخلصین سلسلہ عالیہ احمدیہ خاص توجہ سے حضرت امیر المومنین فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ اور حضرت نواب صاحب قبلہ کی کامل صحت و سلامتی کیلئے دعا کریں۔ نیز ایک مخلص احمدی منشی قدرت اللہ صاحب سنوری کے لئے جو کسی فوجداری مقدمہ میں ریاست پٹیالہ میں ماخوذ ہیں۔ بریت و مخلصی کی بہت دعا کی جائے۔ یہ بھائی بڑا ہی سلسلہ کا فدائی اور فضل عمر رضؓ کا شیدائی اور اہل بیت رسالت و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا جان نثار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور رحم فرما کر محض فضل سے اس مقدمہ سے بری کردے۔ آمین۔

قفل شکنی

۶ اور ۷۔ فروری کی درمیانی شب میں پیر یوسف صاحب احمدی دکاندار کی دکان کا قفل توڑ کر قریباً یکصد روپیہ کا مال از قسم چاول و شکر و گھی چور لے گئے۔ ہنوز پولیس ستتا سنگھ کے ڈاکہ کی تفتیش سے فارغ نہ ہوئی تھی۔ کہ یہ دوسری واردات ہوگئی۔ اور یہ اور بھی حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ پیر یوسف صاحب کی دوکان مسجد اقصیٰ کے قریب ڈاک خانہ قادیان کے متصل عین سر راہ واقعہ ہے۔ جہاں ہر وقت آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ پولیس افسران قادیان میں موجود ہیں۔ یہ بیباکی چوروں کی نہایت ہی حیرت افزا ہے۔ ہم اسقدر ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو چوکیدار رات کے پہرہ کے لئے مقرر ہیں۔ وہ بہت کم رات کو گشت کرتے ہیں۔ ان کو ضرور سخت ہدایت و تنبیہ ہونی چاہیئے۔ پے در پے اس قسم کی چوری کی وارداتیں رعایا قادیان کو تشویش میں ڈالتی ہیں۔ اور رات کو ہر گھر خطرہ میں رہتا ہے۔ امید کیجاتی ہے۔ کہ حفاظت و پہرہ کے متعلق افسران پولیس خاص توجہ سے انتظام فرماویں گے۔ اس قفل شکنی کی تفتیش بھی شروع ہوگئی ہے۔ خدا کرے کہ جلد پتہ لگ جائے۔ ہماری جماعت بڑی سرگرمی سے پولیس کو تفتیش میں مدد دے رہی ہے۔ اور حضور خلیفۂ وقت نے اپنے خدام کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ ہر طرح سے پولیس کو ان واردانوں کی سراغرسانی میں پوری مدد دیں۔

استادوں کی ضرورت

ایسے احمدی استادوں کی ضرورت ہے جو مڈل پاس ہوں یا کم از کم پرائمری پاس ہوں۔ خود دین سے واقف اور دوسروں کو دین سکھانے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ قرآن شریف باترجمہ جاننے والوں کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ بندرلیخ

خط و کتابت بسلسلہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان آنی چاہیئے۔ درخواستیں منجانب عبد الرحمن مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ہونی چاہئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان۔ دارالامان۔ مورخہ ۱۰۔ فروری ۱۹۱۶ء

النبوۃ فی الاسلام پر ریویو

نمبر ۴

صرف نبی سے مراد کامل نبی نہیں بلکہ مستقل نبی ہے

(از سعدی پنجاب)

"مولوی محمد علی صاحب کی ایک دھوکا دہی کا ازالہ"

مولوی محمد علی کی غلط فہمی یا دھوکہ دہی

مولوی محمد علی صاحب نے محض دھوکہ دینے کی غرض سے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۲۹۴۔ ۲۹۵ پر حضرت مسیح موعود کی الوصیت سے ایک عبارت نقل کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ صرف نبی سے مراد کامل نبی ہے چنانچہ الوصیت کی عبارت حسب ذیل ہے۔

"مگر اسکا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوۃ کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے"۔

مولوی محمد علی صاحب اس عبارت کو نقل کرکے لکھتے ہیں۔

"اب غور کرو۔ کہ اگر صرف نبی کہلانے سے نبوۃ کاملہ تامہ محمدیہ کی ہتک ہے۔ تو اسکا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ کامل پیرو کی نبوۃ کاملہ تامہ نہیں۔ بلکہ جزی ہے"۔ پھر لکھتے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود صرف نبی کہنے کو بھی نبوۃ کاملہ تامہ محمدیہ کی ہتک فرماتے ہیں۔ حالانکہ اس میں صرف کے لفظ میں کامل کیطرف محض اشارہ ہے۔ مگر انھوں نے مسیح موعود کی وصیت کو پس پشت ڈال کر اعلان کر دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کاملہ ہے"۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ مولوی صاحب نے کیوں اور کسطرح **صرف نبی** سے مراد کامل نبی لے لی ہے۔ حالانکہ عبارت کا سیاق وسباق اس بات کا کافی طور سے رد کر رہا ہے۔ کہ صرف نبی سے مراد کامل نبی نہیں۔ بلکہ مستقل بمعنی براہ راست نبی ہے۔ چنانچہ اگر ذرا آگے عبارت کو پڑھا جاوے۔ تو وہ عبارت ہمارے اس دعوے کی پوری پوری تصدیق کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

نبوت کی تعریف جسپر تمام نبیوں کا اتفاق ہے

اور جبکہ وہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جاوے اور اس میں کوئی کمی اور کثافت باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جسپر سب نبیوں کا اتفاق ہے۔

اس کے آگے بہت غور طلب الفاظ ہیں۔ جو یہ ہیں۔

"پس یہ ممکن تھا۔ کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے۔ اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا"۔

اب اس عبارت میں پہلے حضرت اقدسؑ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی متفقہ شہادت سے نبوت کی ایک تعریف کی ہے۔ اس کے بعد بتایا ہے۔ کہ ممکن نہیں۔ کہ تمام افراد اس مرتبہ عالیہ یعنے نبوۃ سے محروم رہتے۔ بلکہ ایک فرد کا اس مرتبہ کو پانا لازمی ہے۔ اب ذرا غور کرو۔ کیا حضرت اقدسؑ نے نبوۃ ناقصہ کی تعریف کی ہے۔ اور کیا نبوۃ ناقصہ کا ہی نام "مرتبہ عالیہ" رکھا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ یہاں پر تو نبوۃ کاملہ تامہ کا ذکر ہے جسکا پانا ایک فرد کے لئے لازمی ٹھہرایا ہے۔ ورنہ امت محمدیہ کے ناقص اور ناتمام رہنے کا احتمال ظاہر کیا ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ اور کمال فیضان پر داغ لگتا ظاہر کیا ہے۔ پس یہ تمام عبارت پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ صرف نبی سے مراد کامل نبی نہیں۔ بلکہ مستقل نبی ہے۔ اگلی عبارت ہمارے اس دعوے کی اس سے بھی زیادہ تصدیق کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوۃ محمدیہ کے مل سکتا۔ تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے"۔

صرف نبی سے مراد مستقل براہ راست نبی ہے۔ نہ کہ کامل نبی!

اب اس عبارت کو ایک طرف رکھو اور صرف نبی والی عبارت کو دوسرے طرف۔ تو صریح طور سے اس امر کا پتہ لگتا ہے۔ کہ مسیح موعود کی صرف نبی سے مراد کامل نبی نہیں۔ بلکہ مستقل نبی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ نبوۃ کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔

اگر یہ کمال یعنی (نبوۃ) کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوۃ محمدیہ کے مل سکتا۔ تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔

اب خدارا غور کرکے بتلاؤ۔ کہ آیا دونوں عبارتوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ یا ان کے مطالب آپس میں متبائن ہیں۔ کوئی خداترس اس امر کو کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ دونوں عبارتوں کے مطالب ایک ہی ہیں۔ محض لفظی تغیر ہے۔ ورنہ مفہوم و مراد ایک ہی ہے۔

اب ذرا اور آگے چلئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

مسیح موعود کو اتم اور اکمل طور پر نبیوں کیطرح وحی ہوئی

"پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا۔ جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے۔ × × × × اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا"۔ (الوصیۃ صفحہ ۱۱)

اے مسیح موعود کو جزی نبی ٹھہرانے کے شیدائیو! ذرا جلدی کرو۔ اور ان لفظوں کو کاٹ کر جزوی اور ناقص کے الفاظ کو چسپت کر دو۔ تاکہ تمہارے مقاصد پورے ہوں۔ ورنہ اس جگہ تو حضرت صاحب نے اپنے مکالمہ و مخاطبہ کو نبیوں کی طرح اتم اور اکمل لکھ دیا۔ اور اپنے آپ کو صریح طور سے نبی کامل قرار دیدیا ہے۔ اور تمہاری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔

الغرض الوصیت کی ہی عبارت کا سیاق وسباق مولوی محمد علی صاحب کے ان معنوں کی پوری طرح سے تردید کر رہا ہے۔ جو انھوں نے "صرف نبی" کے معنے کامل نبی کے کئے ہیں۔

علاوہ الوصیۃ کی عبارت کے ہمارے پاس خدا کے فضل وکرم سے بہت سے ایسے دلائل ہیں۔ کہ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے نزدیک "صرف نبی" کا مطلب محض مستقل براہ راست نبی کے معنوں میں ہے۔ نہ کامل اور نبوت کے حقیقی معنوں میں حقیقی نبی منجملہ ان بیسوں دلائل کے میں۔ ذیل میں دو چار پر ہی کفایت کرونگا چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"میں بار بار لکھ چکا ہوں۔ کہ یہ وہ نبوۃ نہیں ہے جو ایک مستقل نبوت کہلاتی ہے۔ کوئی مستقل نبی امتی نہیں کہلا سکتا۔ مگر میں امتی ہوں"۔ ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے ۱۹۰۱ء کے بعد ہرگز ہرگز کہیں یہ نہیں لکھا۔ کہ میری نبوۃ کامل نہیں بلکہ صاف اور صریح لفظوں میں لکھا ہے۔

مسیح موعود کا دعوے کہ میں کامل نبی ہوں

"سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی" حقیقۃ الوحی ص ۶۲

پس اس بات سے تو ہرگز انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ میں کامل نبی نہیں ہوں۔ بلکہ صرف اس بات سے انکار کیا ہے۔ کہ میری نبوۃ وہ نہیں جو ایک مستقل نبوۃ یعنی براہ راست نبوۃ کہلاتی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپ اس امر کا صریح فیصلہ فرماتے ہوئے کہ مستقل نبوۃ سے کیا مراد ہے۔ اور یہ کہ میں صرف نبی کیوں نہیں کہلا سکتا۔ فرماتے ہیں:

"یاد رہے۔ کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سنکر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں نے اُس نبوۃ کا دعوے کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا کوئی دعوے نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ مجھ کو بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوۃ کے مقام تک پہنچایا اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی" حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۰ حاشیہ۔

یہ حوالہ تبصرہ ۳ باتوں کا ثبوت دے رہا ہے۔

اوّل:۔ حضرت مسیح موعود کا دعوے مستقل نبوۃ بمعنے براہ راست نبوۃ کا نہیں۔

دوم:۔ حضرت مسیح موعود مستقل نبی نہ ہونے کی وجہ سے صرف نبی نہیں کہلا سکتے (یعنے براہ راست نبی)

سوم:۔ حضرت مسیح موعود باوجود صرف نبی نہ کہلانے کے منصب نبوۃ پر قائم کئے جا چکے ہیں۔

ہاں اگر مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود سے کوئی خاص عداوت نہیں۔ اور آپ نہیں چاہتے۔ کہ آپ حق کے آگے اپنی ہی ضد پر اڑے رہیں۔ تو مجھے امید واثق ہے۔ کہ آپ آئندہ کے لئے حضرت مسیح موعود کی اسقدر کھلی کھلی تحریرات کو دیکھ کر کم از کم اسبات کو تو ضرور ہی یقین کریں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا اپنی نسبت یہ کہنا کہ میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ ہرگز یہ معنی نہیں رکھتا۔ کہ آپ کامل نبی نہ تھے۔ بلکہ اسکا مطلب صرف اس حد تک محدود ہے۔ کہ آپ نبی کریم صلعم سے الگ ہو کر کسی مستقل نبوۃ کے مدعی نہ تھے۔

ہم مسیح موعود کی نبوت سے کسی طرح سے بھی انکار نہیں کر سکتے

باقی رہا یہ کہنا۔ کہ ہم کیوں حضرت مسیح موعود کو کامل نبی یقین کرتے ہیں۔ سو اس کے لئے ہمارے پاس یقینی وجوہات اور دلائل موجود ہیں۔ جو بمنزلہ ایک سمندر کے ہیں۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ مسیح موعود کے واقعی نبی ہونے پر اسقدر دلائل یقینیہ اور قرائن قویہ ہیں۔ کہ اس سے بڑھ کر کسی نبی کی نبوۃ ثابت کرنے کے لئے ہرگز میسر آ سکتے ہی نہیں۔ سب سے بڑھ کر خدا اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت اور مزید براں کل انبیاء علیہم السلام کی شہادت ہے۔ کہ مسیح موعود نبی ہے پس خدا تعالےٰ اور رسول اللہ صلعم اور تمام انبیاء علیہم السلام کی متفقہ شہادت کے ہوتے ہوئے ہم کون ہیں۔ جو مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے سے انکار کریں۔ اگر کل دنیا کے لوگ مخالفت پر کمربستہ ہو جاوے۔ اگر ہمیں آگ میں زندہ جلا دیا جاوے۔ یا ہمارے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاویں۔ تو بخدا پھر بخدا میں سچ سچ کہتا ہوں۔ تب بھی انشاء اللہ ہم اپنی جانوں پر کھیل جانا بہتر خیال کریں گے۔ لیکن مسیح موعود کے واقعی اور یقینی طور سے نبی اللہ ہونے سے ہرگز ہرگز انکار نہ کریں گے۔

اے نادان! اپنی عقل اور علم کے پرستار! کیا تو خیال کرتا ہے۔ کہ تیرے خیالی اور ریتلے قواعد مسیح موعود کی نبوت کو گرا سکیں گے؟ نہیں بلکہ خدا نے خود اسے نبی قبول کیا۔ اور اس کو وعدہ دیا۔ کہ وہ لوگوں سے خود اس کو نبی قبول کرائیگا پس یقیناً تیری چالاکیاں تمہیں جہنم کا منہ دکھائیں گی۔ اگر تو خدا سے اسی طرح جنگ کرتا کرتا مر گیا۔

اے عقل و ہوش والو یہ عبرت کا ہے مقام
چالاکیاں تو ہیچ ہیں تقوے سے ہوئیں کام

نظم

از صوفی تصور حسین صاحب قادیانی

دوستو دنیائے فانی کو بقا کچھ بھی نہیں۔
غور سے دیکھا تو دیکھا جز فنا کچھ بھی نہیں۔
کیا بھروسہ زندگی کا کس لئے شر و فساد
ایسی باتوں سے مگر ہوتا بھلا کچھ بھی نہیں
راہِ حق کو چھوڑ جو نفسانیت میں پڑ گئے
حسرت و حرمان بغیر ان کو ملا کچھ بھی نہیں
فضلِ حق کا مستحق ہے خدمت دیں جسنے کی
پر نفاق و عُجب والوں کا بنا کچھ بھی نہیں۔
جسکو حق نے فضل سے بخشا ہے اپنے کچھ عروج
حاسدوں کا اس کے پر باقی رہا کچھ بھی نہیں
رات دن ہم کوششیں کرتے رہیں ہر کام میں
ہو اگر شامل نہ فضلِ کبریا کچھ بھی نہیں
مان بیٹھے ہیں مسیحی ایسے انسان کو خدا۔
جس کی قدرت کا کہیں ملتا پتا کچھ بھی نہیں
نیک بھی ہونے سے اپنے جسکو صاف انکار ہے
ماریں ہی کھاتا رہا پر ہو سکا کچھ بھی نہیں۔
آریوں کا بھی عجب ہی اک نرالا ہے خدا۔
جو کبھی عالم میں پیدا کر سکا کچھ بھی نہیں
علم ہے محدود اُسکا طاقت اُسکی طاق ہے۔
عدل و رحم اس سے جدا جود و سخا کچھ بھی نہیں
ایسے ہی دنیا میں ہیں لاکھوں ضلالت میں پڑے
دینِ حق کا آج تک اُن کو پتا کچھ بھی نہیں
یہ مسلماں نام کے ہیں ہو بہو مثلِ یہود
آج دعوے کے سوا ان میں رہا کچھ بھی نہیں
قشر ہی پر گر پڑے ہیں مغز دیں سے بیخبر
نورِ دل جاتا رہا فہم و ذکا کچھ بھی نہیں۔
احمدیوں میں بھی پیدا ہو گئے کچھ فتنہ گر
کبر اُن میں آگیا خوفِ خدا کچھ بھی نہیں
دیدہ و دانستہ حق پوشی ہی اُن کا کام ہے
ہے وظیفہ یاوہ گوئی کے سوا کچھ بھی نہیں
ہر ترقی میں نظر آتا ہے اُن کی اک زوال
ہیچ اُن کی ابتدا اور انتہا کچھ بھی نہیں۔
بن کے بگڑے اس طرح یارب نہ عالم میں کوئی
جس میں ہو باقی رہا رنگ ہدا کچھ بھی نہیں۔
دین و ایماں کو جلایا یہ حسد کیا آگ ہے۔
نور و تقویٰ علم و عرفاں سے بچا کچھ بھی نہیں
حق سے ہے شرم و حیا بھی شعبہ اک ایمان کا
ہے وہ کب مومن جسے شرم و حیا کچھ بھی نہیں۔
خود پرستی کے مرض میں مبتلا ہیں اس قدر
حق پرستی کا نشان اُن میں رہا کچھ بھی نہیں۔
جس نے پہچانا مسیحِ وقت کو ہے در کی خاک
مدعی بن کر بھی جو در سے اٹھا کچھ بھی نہیں۔
طاعتِ حق سے نہ گردن پھیر اپنی مولوی
کام آئے گا ترے عُجب و ریا کچھ بھی نہیں۔
نفس سرکش کی شرارت سے بچا لے یا خدا
چاہتے ہیں ہم بجز صدق و صفا کچھ بھی نہیں۔

ا۔ ب۔ ج۔ د۔ ہ۔ و۔ ز۔ ح۔ ط۔ ی۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ س۔ ع۔ ف۔ ص۔ ق۔ ر۔ ش۔ ت۔ ث۔ خ۔ ذ۔ ض۔ ظ۔ غ۔

جو ہیں تیرے ان کو تو نے صادق اولیں
ہے جزا استغفار دربان خطا کچھ بھی نہیں۔

امرتسری رُند

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ناکام دشمن مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری اب پھر کچھ منہ زوریاں کرنے لگے ہیں۔ پس مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے رند مخالف کی خدمت کے لئے پھر اپنا وقت صرف کریں۔ لہذا فاروق میں جب کبھی آئندہ ایڈیٹر اہلحدیث کی خدمت میں کچھ عرض کرنا ہوگا۔ تو مندرجہ بالا عنوان کے نیچے عرض کیا کریں گے۔ اسحٰق کے زمانہ میں ایڈیٹر مذکور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے آپ کو مثیل یہود مان لیا تھا۔ اور وہ بالکل سچ تھا۔ کیونکہ اصیل مسیح کے بدنصیب دشمن اصیل یہود تھے اور مثیل مسیحؑ کے ناکام دشمن ضرور مثیل یہود ہی ہونے چاہئیں اور ان میں سے کوئی پیشرو بھی ہونا لازمی تھا۔ جو یکے بعد دیگرے بہت سے پیشرو بن بن کر چلتے رہے۔ سب سے آخر ایڈیٹر اہلحدیث کا نمبر بھی آیا جس نے پہلوں سے بڑھ کر نبی اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عداوت میں اپنا خون پانی ایک کر دکھایا۔ جب ایڈیٹر اہلحدیث یہود کا مثیل بنا تھا۔ تو ہم نے اس کی تعریف میں ایک مکمل اور لاجواب سالہ الموسوم "چودھویں صدی کا یہودی" طبع کر کے بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ اب فاروق کے زمانہ میں آپ نے جبل پور میں آریوں سے شکست کھا کر اپنے آپ کو رند ظاہر کیا ہے۔ تو ہم نے بھی فاروق میں آپ کی خاطر سے "امرتسری رند" آپکا عنوان قرار دیا ہے۔

رِند و پارسا

ہمارے ناظرین کہیں یہ خیال نہ فرمالیں۔ کہ ہم نے امرتسری کھینچ تان سے کام لیکر مولوی ثناء اللہ صاحب کو رِند بنایا ہے۔ اور نہ رِند مذکور ہم پر افترار کا الزام لگائے۔ کہ ہم نے اپنے دل سے اس کو رِند لکھدیا ہے۔ اس لئے ذیل میں امرتسری کے اپنے دستخطوں سے اُس کا رِند ہونا ہم نقل کر دیتے ہیں ؎

امرتسری نے اہلحدیث مورخہ ۲۶۔ نومبر ۱۵ء کے صفحہ ۲ کالم ۳ میں بجواب رسالہ اصلاح جو شیعوں کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اپنا مولوی فاضل ہونا اور مولوی فاضل بھی بشرط شئی ہونا بیان کرتے ہوئے اپنے حسب حال یہ ناموزون شعر لکھا ہے ؎

"رِند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں"

اس مصرعہ کا وزن تو ٹھیک ہے۔ مگر اسکا مصرعہ ثانی جو آپ کی فضیلت و ہمہ دانی کی پوری نشانی ہے۔ یوں موزون کیا ہے ؎

"میری نگاہ میں ہیں رِند و پارسا ایک ایک"

سبحان اللہ کیا وزن چست ہے۔ نقل میری اور ایک ایک نے وہ غضب ڈھایا ہے۔ کہ اہلحدیث سے سنبھالے نہ سنبھلے۔ مگر اس لطیف بندش اور فاضلانہ موزونیت میں یہ سوال ابھی قابلِ حل ہے۔ کہ اگر آپ رند ہیں۔ تو بشرط شئی ہیں۔ یا بشرط لاشئی۔ اور اگر پارسا ہیں۔ تو بشرط شئی ہیں۔ یا بشرط لاشئی۔ مواقع و محل تو اسی کا تقتضی ہے۔ کہ آپ رند تو بشرط شئی ہوں۔ مگر پارسا بشرط لاشئی ورنہ کوئی دیگر اسکا جواب دیکر ایک گروہ میں شامل ہو جائیں خواہ رندوں کے ہوں یا پارساؤں کے۔ مگر بشرط شئی ہوں بشرط لاشئی نہوں ؎

احمق کون ہے؟

یہ ایک سوال ہے۔ جس کو اہلحدیث مورخہ ۵۔ نومبر ۱۵ء کے صفحہ ۹ کالم ۲ میں بقلم جلی لکھ کر ایڈیٹر اہلحدیث رقمطراز ہے۔ کہ

(۱) "شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں۔ دنیا میں کوئی شخص اپنی بے عقلی کا اقرار نہیں کرتا۔ مگر وہ شخص جو اور شخصوں کی بات میں خواہ مخواہ دخل دیتا ہے"۔

ناظرین اس کو خوب یاد رکھیں۔ کہ "جو شخص دوسروں کی بات میں خواہ مخواہ دخل دیتا ہے"۔ وہ بے عقلی کا اقرار کرتا ہے۔ اور آگے اسکا ثنائی جواب سنیئے۔ اسی مضمون میں صفحہ ۱۰۔ کالم ۳ پر امرتسری فرماتے ہیں کہ :۔

(۲) "اس ساری تقریر میں سوال یہ ہے۔ کہ دو کی بات میں تیسرا از خود دخل دینے والا کون ہے۔ اسی جواب سے یہ سوال بھی حل ہو جائیگا۔ کہ احمق کون ہے"؟

یعنے دو کی بات میں جو بغیر بلائے بولے اور از خود دخل دے وہ شخص احمق ہوتا ہے۔ یہ ہے جواب اس سوال کا کہ احمق کون ہے؟ وہ جو دو کی بات میں تیسرا از خود دخل دے۔ وہ احمق ہے۔

ایسا احمق کہاں ہے؟

وہ جو دفتر اہلحدیث امرتسر میں بیٹھا ہوا اسی اہلحدیث اخبار کے صفحہ ۸ کالم اوّل میں زیر سرخی "قادیانی مشن" "باہمی چپقلش" کا مضمون لکھ رہا ہے۔ وہ کسطرح احمق ہے؟ اسطرح کہ قادیانی اور لاہوری پارٹی کے باہمی اختلاف میں جو دو کی بات ہے تیسرا بنکر از خود دخل دیتا ہے۔ اس لئے احمق ہے۔ اُس نے از خود کیا دخل دیا؟ یہ کہ نہ اُس سے پوچھا۔ نہ اُسے کسی نے ان دونوں پارٹیوں میں سے بلایا۔ مگر وہ خواہ مخواہ ثالث (تیسرا) جو احمق کا نمبر ہے بنکر لکھتا ہے۔ کہ "ہم خدا لگتی کہتے ہیں۔ کہ اس فتوے میں (کہ احمدی لاہوری پارٹی کو چندہ نہ دیں۔ فاروق) میاں محمود قادیانی خلیفۂ ثانی کا قصور نہیں۔ بلکہ دونوں پارٹیوں کے مسلّم خلیفہ اور مرشد کامل جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۂ اوّل کا بھی یہی فتوے تھا"۔

بھلا پوچھو۔ کہ اس ثالث احمق نمبر ۳ کو دونوں میں سے کس نے پوچھا تھا۔ کہ وہ دل لگتی یا خدا لگتی کہے۔ سو دیکھو۔ کہ اس نے دو کی بات میں از خود دخل دیکر اپنی بے عقلی کا اقرار اور احمق ہونے کا ثبوت اپنے مسلمہ اصول پر دیدیا۔ یا نہیں؟ المرء یوخذ باقرارہ۔

کیوں جی میاں امرتسری! سچ کہو تم خانہ نمبر ۳ میں درج کئے جانے کے قابل ہو کہ نہیں؟ ہم دونوں کی بات میں از خود دخل دیکر نمبر ۳ والے احمق بنے یا نہیں؟ بڑا نہ منایئے۔ اپنے کئے پر پچھتایئے۔ اور اگر کچھ شرم ہو۔ تو پھر ہمارے منہ نہ آیئے۔ اور یہ بتلایئے۔ کہ فاروق میں آپکا ٹائیٹل رِند لکھا جاوے۔ جو خود بدولت نے اپنے لئے تجویز کیا ہے۔ یا وہ تیسرا جو دو کی بات میں از خود دخل دینے والا ہے۔ جس کو مختصر لفظ احمق سے تعبیر کرتے ہیں۔

دُوسری حماقت

جو پہلی سے بڑھ کر ہے۔ اور سنئے۔ اہلحدیث مورخہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۵ء کے صفحہ اوّل کالم ۲ پر "خلیفۂ قادیانی ناقابل خلافت ہے"۔ ایک مضمون لکھا ہے جسمیں نہ صرف اقرار حماقت ہی ہے۔ بلکہ اظہار جہالت بھی پورا پورا ہے جسکا انشاء اللہ آگے چل کر ثبوت دیا جائیگا۔ یہاں احمق کی حماقت کا بیان مدنظر ہے ؎

ناظرین فاروق کو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت فضل عمر نے مولوی محمد علی امیر المنکرین کے غصب کردہ ترجمہ انگریزی کے متعلق احمدی قوم سے مشورہ طلب کیا تھا۔ کہ آیا اس ترجمہ کے واپس لینے کیلئے عدالت میں مقدمہ کرنا چاہیئے۔ یا نہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی حضور پُرنور نے اپنی رائے کا بھی اسطرح اظہار فرما دیا تھا۔ کہ "میری اپنی رائے میں زیادہ مناسب اور مفید بات یہ ہے۔ کہ ان کو چھوڑ دیا جاوے"۔ (الفضل ۳۰۔ ستمبر) اسپر امرتسری رند لکھتا ہے۔ کہ :۔

"ناظرین غور کریں۔ کہ خلیفہ اپنی رائے کا اظہار پہلے کر کے ثابت کرتا ہے۔ کہ میں صداقت اور خلافت کے قابل نہیں۔ یہ واقعہ لاہوری پارٹی کی تائید کرتا ہے۔ جو موجودہ خلیفہ کو ایک ناقابل لڑکا جان کر اس کی بیعت سے علیحدہ ہیں" ؎

تو کون؟ میں خواہ مخواہ

کی مثل کا مصداق امرتسری رند دو شخصوں کی بات میں از خود دخل دینے والا تیسرا بنکر اپنی بے عقلی و حماقت کا اسطرح ثبوت دیتا ہے۔ کہ

"ہمیں موجودہ خلیفہ کی قابلیت جانچنے کا موقع نہ ملا تھا۔ اب ہم کو ایک موقع ملا ہے جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ خلیفہ قادیانی خلافت کے قابل نہیں" ؎

یہ ہے ناظرین "احمق کون ہے" کا مجسم ثبوت جو دو کی بات میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از خود دخل دینے والا تیسرا ہے۔ امید ہے کہ امرتسری رند کو اپنے نفس میں ہی اس سوال کا جواب اور جواب کا مصداق مل گیا ہوگا۔ کہیں باہر جانے کی ضرورت نہ پڑیگی۔ اب اس رند پارسا کی جہالت کا نمونہ ملاحظہ فرمایئے ؎

پارسا بشرط لاشئی کی جہالت

امرتسری مولوی فاضل بشرط شئی مذکورہ بالا دعویٰ کی صحت میں بطور دلیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بالفاظ ذیل ایک واقعہ پیش کرتا ہے۔

"مذہبی طور پر اس کی دلیل وہ واقعہ ہے۔ جس میں جنگ احد کے موقعہ پر حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ کہ باہر نکل کر جنگ کریں یا اندر رہ کر۔ صحابہ نے اپنی اپنی رائے دی مگر آنحضرت نے اپنی رائے ظاہر نہ فرمائی۔ بلکہ سب سے آخر جس رائے کو چاہا۔ ترجیح دیکر اختیار فرمایا۔" بلفظہ

افسوس کہ فاضل بشرط لاشئی تو بشرط لاشئی ثابت ہوا جاتا ہے کاش اس مغرور فاضل کو اپنی کمزوری حافظہ و بے علمی پر یقین ہوتا۔ تو پیشتر اس کے کہ وہ اس واقعہ کو دلیل گردانتا۔ اس کے متعلق کتب معتبرہ سے پہلے واقف ہو لیتا۔ مگر یہ تو تب ہوتا جبکہ خشیت و تقویٰ سے کام ہو۔ دماغ میں تو فضیلت کا کیڑا چلبلا رہا تھا۔ اور الہام انی مہین من اراد اھانتک کا ایک نظارہ ہم نے دیکھنا تھا۔ اس لئے ایسا واقعہ دلیل میں پیش کر دیا۔ جو فاضل بشرط شئی کی پوری تردید کر رہا ہے۔ چنانچہ واقعہ احد کو شیخ ابن قیم نے زاد المعاد جلد ثانی فصل غزوہ اُحد میں نقل کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائے کا اظہار صحابہ سے پہلے فرمایا تھا۔ نہ کہ بعد میں۔ زاد المعاد کے حوالہ کا یہ ترجمہ ہے ؎

"جب اللہ تعالےٰ نے بدر میں قریش کے بڑے بڑے آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔ تو ابو سفیان کفار مکہ کا سردار ہو گیا۔ کیونکہ اور کوئی بڑا آدمی ان میں رہا نہیں تھا۔ ..... ابو سفیان لشکر کی کمان اپنے ہاتھ میں لیکر کفار مکہ کو مدینہ پر چڑھا لایا۔ اور مدینہ کے قریب احد کے دامن میں عینین نامی مقام پر ہجرت کے تیسرے سال شوال کے مہینہ میں مقام کیا۔ اس خبر کو سنکر رسول کریم صلعم نے صحابہ سے مشورہ لیتے ہوئے خود یہ رائے دی۔ کہ مسلمان مدینہ میں مقیم رہیں۔ اگر کفار شہر میں داخل ہوں۔ تب شہر کے گلی کوچوں کے سروں پر مرد اور گھروں سے عورتیں تیر پھینکیں۔ عبداللہ بن ابی نے آپ کی اس رائے کی تائید کی۔ لیکن صحابہ میں سے بہت سے اکابر صحابہ جو جنگ بدر کی شمولیت سے محروم رہے تھے۔ انھوں نے یہ رائے دی۔ کہ شہر سے باہر نکل کر لڑنا چاہیئے۔ اور اپنی اس رائے پر انھوں نے بہت زور دیا۔ ..... اس کارروائی کے بعد رسول کریم ۲ اٹھے۔ اور گھر میں داخل ہوئے۔ اور زرہ پہنی اور باہر نکلے" ؎

پھر یہی واقعہ فتح الباری شرح بخاری باب غزوہ احد میں بھی درج ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے اور صحابہ نے بعد میں رائے دی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے ؎

"آپنے فرمایا۔ شہر میں ٹھہرنا چاہیئے۔ ہاں اگر دشمن گلی کوچوں میں داخل ہو۔ تو ہم ان سے لڑیں گے۔ اور گھر کے اندر سے بھی ان پر حملہ ہو سکیگا۔ لیکن صحابہ نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم تو ایسے موقعہ کی مدت سے تمنا میں ہیں۔ اور بہت سے صحابہ نے رسول اللہ کی رائے کے خلاف رائے دی۔ اور باہر نکلنے کا مشورہ دیا"۔

اسی طرح امام ابن ہشام بھی غزوہ احد کا ذکر کرتے ہوئے یہی لکھتے ہیں۔ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائے پہلے دی۔ ابن ہشام کا ترجمہ یہ ہے ؎

"عبداللہ بن ابی بن سلول نے بھی وہی رائے دی۔ جو رسول صلعم نے دی تھی۔ یہ کہ شہر کے باہر نہ جاویں گو رسول کریم ۲ باہر نکلنا نامناسب سمجھتے تھے۔ لیکن بعض مسلمانوں نے جو احد کے دن آخر شہید ہو گئے تھے۔ اور علاوہ ان کے اور صحابہ نے بھی جو بدر میں حاضر نہ تھے۔ عرض کیا۔ کہ یا رسول ؐ یہ رائے مناسب نہیں۔ کہیں دشمن ہماری اس بات کو ہماری بزدلی پر محمول نہ کرے"۔

لیجئے حضرت رند! متذکرہ بالا تین شہادتیں جو نہایت ہی ثقہ اور معتبر ہیں۔ وہ تو آپکے خلاف ہیں۔ اگر یہ کتابیں گھر میں ہیں۔ تو نکال کر دیکھ لیں۔ کہ ان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ رضہ سے پہلے اظہار رائے فرمانا منقول ہے یا نہیں؟

باصول رند آنحضرت قابل نبوت نہ رہے

پھر فرمایئے۔ کہ آپکے رندانہ اصول کے مطابق تو نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی نبوت کے قابل نہیں رہتے۔ کیونکہ حضور انور صلعم نے اپنی رائے پہلے ظاہر کر دی۔ اور اپنی رائے پہلے ظاہر کرنا باصول امرتسری رند جبکہ منافی خلافت ہے۔ تو منافی نبوت بھی ضرور ہونا چاہیئے ؎

اصل میں ضد اور تعصب اور پھر اخباروں کے کالے سیاہ کرنے نفس پروری جس انسان کا اصل منشاء اور غرض ہو۔ اسکو حق گوئی اور حق جوئی سے کیا تعلق ہے

اب چیکہ مذکورہ بالا حوالجات سے پورے طور پر مولوی ثناء اللہ صاحب کی غلط فہمی یا کذب بیانی کی تردید کر دی گئی ہے۔ تو اب دیکھنا یہ ہے کہ امرتسری رند میں اپنی غلطی تسلیم کرنیکا کس قدر مادہ موجود ہے۔ غلطی تسلیم کرنا شرعاً انسانیت ہے۔ اور یہ تو ایک واقعہ کے عدم علم کی بناء پر غلطی ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی رائے پہلے کیوں ظاہر فرمائی۔ تو اس کے متعلق مولوی صاحب کو پہلے اپنا چاہیئے تھا کہ ؎ ہنوز نامکت خویش خسرواں دانند۔ ؎

کالم مستورات

چند اصلاح طلب امور خواتین کی خدمت میں

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھا رجالا کثیرا ونساءا واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ۝ یعنے خبردار ہو کے سنو لوگو۔ تقویٰ کرو اپنے رب کا جس نے پیدا کیا تم کو ایک جی سے اور پھر پیدا کیا۔ ان سے بیویاں اور پھیلائے مرد بہت۔ اور عورتیں اور تقوے کرو اس اللہ کا جس کا واسطہ لیتے ہو آپس میں اور خبردار ہو جاؤ۔ ساری باتوں سے اللہ اوپر تمہارے نگہبان ہے۔

اس آیت شریف کے لکھنے سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن حمید وکریم میں جس جگہ مردوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی عورت ذات کو بھی مخاطب فرمایا گیا ہے۔ یوں عورتوں نے خود ہی اپنے آپکو حقیر و ذلیل سمجھ رکھا ہے۔ ورنہ خالق اور مالک نے تو اپنے پاک و مطہر کلام میں ان کو بڑے نفیس خطابات سے مشرف فرمایا ہے۔ یعنی جہاں مردوں کو طیب فرمایا۔ عورتوں کو طیبات کر کے فرمایا۔ اور صالحات حافظات قانتات تو ایسے پیارے خطاب ہیں۔ کہ اہل ذوق داہل درد انسان تو اپنے رحمٰن و رحیم مالک کے نام پر لٹو ہو جاتا ہے۔ سو عورتوں میں کیا بلحاظ خاص محنت اور کیا بلحاظ عقل و فرزانگی وسلیقہ شعاری کے کوئی کمی نظر نہیں آتی۔ کہ مردوں سے کم ہوں۔ ہمارے پیارے پیدا کرنے والے مالک نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء یعنی مرد عورتوں کے مؤدب ہیں۔ یعنی مردوں کا فرض ہے۔ کہ عورتوں کی نگرانی کریں اور ادب حکمت سکھاویں۔ ان کی لغزشوں سے انھیں خبردار کریں۔ کیونکہ وہ کمزور ہیں۔ سارے فرائض خانہ داری ادا کرنے اور مصروفیت کی وجہ سے ان کی طاقت و ہمت کمزور ہو جاتی ہے سو مردان کا ہاتھ بٹاویں پھر فرمایا۔ عورت خلقتاً نفیس چیز ہے جس طرح نفیس چیز کی حفاظت کی جاتی ہے۔ ان کی بھی حفاظت و نگہبانی کریں۔ غرضیکہ خانہ داری کی گاڑی کیا بلحاظ دنیا و کیا بلحاظ دین بغیر مرد اور عورت دونوں کے پہیے کے ہرگز نہیں چل سکتی۔ نہ دینی اور نہ دنیاوی۔ میں بھی عورت ذات ہوں۔ عورت کے مشکلات سے واقف ہوں۔ جب تک مرد کی امداد نہ ہوگی۔

؎ مولوی ثناء اللہ صاحب کیوں "خواہ مخواہ" کا مصداق بنکر علاوہ "احمق کون ہے" کے سوال کو لبیک کہنے کے اپنی پردہ دری پر بھی آمادہ ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کسی کام کی نہیں۔ نماز تک کا فریضہ ضروری نہیں ادا کر سکتی۔ مثلاً ایک بی بی عورت ہے۔ ادھر نماز کا وقت ہے۔ دوسری طرف میاں نے کہیں ملازمت پر جانا ہے۔ اس کا کھانا وغیرہ تیار کرنا۔ مگر اس سے زیادہ اس کا جان و جگر بچہ کسی تکلیف میں مبتلا ہے۔ اب جب تک خاوند امداد نہ کرے۔ عورت ذات کا تو نہ دین رہ سکتا ہے نہ دنیا۔ یا تو نماز ضائع کرے گی۔ یا پھر دوسروں کو ناراض کر کے اپنے لئے عذاب الیم پیدا کرے گی۔ سو بات اصل یہ ہے۔ کہ عورت ذات کی قدریں بخوبی جانتی ہوں۔ مگر بجائے ان کی ان **صفات** اور نیکیوں کے پھر ان میں عیب بھی بہت پاتی ہوں۔ اور اسی لئے آزادی سے ان کو گنوا کر معافی کی خواستگار ہوں۔ کیونکہ اللہ قسم مجھے دکھ پہنچا ہے۔ کہ میں اپنی معزز و محترم سمجھ دار بہنوں میں غلطیاں دیکھوں۔ اور یہ حق تلفی ہے۔ اگر میں ان کے عیبوں سے ان کو اطلاع نہ دوں۔ جو انہیں مجھے دکھ پہنچاتی ہیں۔ ممکن ہے دوسروں کو بھی پہنچا دیں ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وہ ہی سچا دوست ہے جو تمہارے عیبوں سے تم کو اطلاع دیوے کسی ولی اللہ کا ذکر ہے۔ کہ وہ بہت صالح اور نیکوکار تھے۔ مگر ان کے ہمسایہ میں ایک بدگو شخص رہا کرتا۔ وہ ان سے بے جا دشمنی کرتا رہتا۔ مگر وہ رنجیدہ خاطر نہ ہوتے ایک دن کسی نے خبر دی۔ کہ حضور آپ کا ہمسایہ فوت ہو گیا۔ بہت روئے۔ عرض کی گئی۔ حضرت وہ تو آپ کی عیب جوئیاں ہی کرتا رہتا تھا۔ فرمایا۔ اسی لئے تو میں روتا ہوں۔ کہ آج ایک میرے عیبوں سے آگاہ کرنے والا مجھ سے جدا ہو گیا۔ اب تو لوگ صرف مدح سرائیاں کر کے ہی میرا دماغ عرش پر چڑھا دیں گے۔ اور میرا نفس اصلاح نہ پکڑے گا۔ نہ جی میں خاکساری پیدا ہو گی۔ سو تمہارے عیب بتانے بری بات نہیں۔ بلکہ بقول نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم الاعمال بالنیات عمل نیتوں پر موقوف ہیں۔ سو اللہ جانتا ہے۔ میری بھی نیت نیک ہے۔ کسی کو دکھ اور رنج پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ نفس سرکش کی اصلاح کے لئے ہے۔ جو کچھ ہے۔ سو کچھ عیب بتاتی ہوں۔

۱۔ اول تو عرض یہ ہے۔ کہ بہت سی بیویوں کو احمدیت سے تو کیا۔ دین اسلام سے بھی پوری واقفیت نہیں۔ یہ کیا وجہ ہے۔ کہ نماز تو پڑھتی ہیں۔ مگر ارکان نماز ادا کرنا نہیں جانتیں۔ نہ معلوم ہے۔ کہ خطبہ جمعہ پڑھتے وقت مطلق بولنا ناجائز ہے۔ ادھر تو خطیب صاحب خطبہ شروع کرتے ہیں۔ ادھر بچوں کو بہلانا **کپڑے۔ زیورات۔ شادی بیاہ۔ ماتم پرسی بشکوہ** شکایت کی باتیں شروع کر دی جاتی ہیں۔ یا اگر کسی معزز بہن کو باتیں بری معلوم ہوئیں۔ تو وہ قرآن حمید پڑھنے (خطبہ کے وقت) یا نماز پڑھنا شروع کر دیتی ہیں۔ حالانکہ یہ بھی ناجائز ہے۔ پھر میں نے دیکھا ہے۔ قیام رکوع سجود میں بہت ہی ناواقفیت ہے۔ پھر ایک اور ستم ہے۔ جالی کے دوپٹہ یا کرتہ میں نماز ادا کی جاتی ہے بعض بیویاں توجہ اور طرف لگائے ہوتی ہیں۔ اور ہاتھ باندھے کھڑی نماز پڑھ رہی ہیں۔ سچ فرمایا۔ سرور دو جہان نے (فداہ ابی و امی) کہ عورتوں کو میں نے دوزخ میں زیادہ تر دیکھا ہے۔ پھر میں نے دیکھا۔ ناشکری بہت کرتی ہیں۔ ہر وقت کبھی میاں کا رونا ہے کبھی اولاد کا رونا۔ کبھی رزق کا رونا۔ دولت کا شکوہ کسی ہمسائی کی نکتہ چینیاں اور عیب جوئیاں۔ یہی تو ہماری **ناقص العقلی** ہے۔ افسوس کہ خدا تعالےٰ نے مرد مؤدب اور حاکم بنائے تھے۔ مگر یہ عورتیں تو مردوں کو ایک عیش و عشرت سے کام رکھنے والے خیال کرتی ہیں۔ اور بس۔ نہ تو ان سے دین سیکھنے کی کوشش کی۔ نہ وہ بیچارے فارغ ہی ہوتے ہیں۔ کہ مستورات کے دین کی جانب توجہ کریں۔ پھر دل دکھتا ہے۔ لکھتے ہوئے کہ سارے جہان کے عیب گویا فرقہ اناث کے لئے گویا رجسٹرڈ کرا دیئے گئے ہیں۔

چغلی۔ جھوٹ۔ تکبر۔ بہتان۔ بے جا عداوت۔ حرص۔ لالچ۔ ناحق شناسی۔ دوسرے پر نکتہ چینی یہ کمزوریاں اور سخت کمزوریاں ہم میں موجود ہیں۔ پھر ہم اپنے آپ کو مطہرہ اور زکیہ خواتین کسطرح کہہ سکتے ہیں۔ اصل میں اس نکمے پن نے یہ سب عیب ہم میں جمع کر دیئے۔ سارا دن چھالیا کترنا اور عیب جوئیاں کرنا ہمارا کام ہے۔ تو پھر نفس کس طرح اصلاح پذیر ہو۔ بداخلاقی ہے تو وہ حد درجہ کی۔ جہالت ہے تو وہ پرلے درجہ کی۔ خودستائی ہے تو اوّل درجہ کی۔ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر گناہ جب موجود ہو۔ تو پھر رونا کس کس کا رویا جائے۔ کیا اچھا ہو۔ اگر جفاکشی محنت کا مادہ ہم میں ہو۔ اور پھر اس سے کام بھی اعلےٰ درجہ کا لیں۔ اور اپنی اپنی قوم کی اور آئندہ اولادوں کی اصلاح کا موجب بنیں۔ خداوند کریم ہماری بہنوں کو ہر ایک بدنما گناہ سے محفوظ رکھے۔ اور ایک جہان کے لئے نیک نمونہ بنائے۔ باقی پھر انشاء اللہ۔

(خاکسار سکینۃ النساء از قادیان مدینۃ المسیح)

درس قرآن شریف کے نوٹ ایک بے نظیر تفسیر (حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب غفر اللہ تعالیٰ کی ساری عمر قرآن شریف کے پڑھنے اور پڑھانے میں گذری آپ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ جو اخبار بدر کے ساتھ بطور ضمیمہ چھپتے رہے ہیں۔ ان کی مکمل جلد کے تھوڑے سے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو۔ بہت جلد منگوالیں۔ فاروق پریس قادیان

قیمت چار روپے (للعہ)

مارشیس کی چٹھی

رئیس غیر مبائعین کی فتنہ جوئی

یہاں اللہ کے فضل سے سلسلہ خوب ترقی کر رہا ہے۔ اور مولوی محمد علی کا ایک اور انگریزی خط بنام نور دیا مرقومہ اپریل ۱۹۱۵ء کو میں نے چند روز ہوئے دیکھا۔ اس میں بھی انہوں نے حضرت فضل عمر کی امانت آمیز عبارت لکھی ہوئی ہے۔ اور اس میں وہ لکھتا ہے کہ ہم اور اہل قادیان میں یہ فرق بین ہے۔ کہ قادیان والے کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیحا نے آکر ہمیں قرآن دیا۔ اور قرآن کے اسرار بتائے۔ اور اگر وہ نہ آتے۔ تو قرآن ثریا سے نہیں آ سکتا تھا۔ اور ہم پیغامی یہ مانتے ہیں۔ کہ قرآن نے ہمیں رہنمائی کی۔ کہ حضرت مسیح موعود سچے ہیں۔ ان کو مان لو۔ اور پھر اس پر آپ کچھ تضحیک کرنا چاہتے ہیں۔ چند روز ہوئے۔ میں لمعۃ النور پڑھ رہا تھا اس میں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے لکھا ہے کہ ابی المحمود احمد اور آگے اپنا نسب نامہ لکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ احمد بن غلام مرتضےٰ اور لکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ افسوس پیغامی کس بحر لجی میں پڑ گئے۔ یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراہ ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور۔

مارشیس کے علماء

یہاں کے علماء کی حالت ناگفتہ بہ ہے سب تعویذوں پر گذارہ کرتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث کے علوم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ہمارے مقابل میں انہوں نے مان لیا ہے۔ کہ دلیل سے کام نہیں چلتا۔ اور مکائد اور حیل کے درپے رہتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے انی مہین من اراد اھانتک کا عجیب نظارہ دکھایا ہے۔ اور حضرت کا الہامی شعر جلوہ نمائی کر رہا ہے۔

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

وفات مسیح پر تو سب کو یقین ہوتا جاتا ہے۔ جو ہمارے پاس آتا ہے بسوائے ماننے کے اس کو چارہ نہیں ہوتا۔ قرآن کا ترجمہ شاہ عبد القادر ان کے سامنے رکھدیا جاتا ہے۔ مجال نہیں۔ کہ زبان کھولیں۔ مخالف ہماری نسبت بہتان اور اتہام کی بنیاد لگاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہتے ہیں۔ کہ یہ قرآن نہیں مانتے۔ انجیل مانتے ہیں۔ عیسیٰ کا کلمہ پڑھتے ہین۔ اور انجیل کا درس دیتے ہیں۔ اور حدیث کو نہیں مانتے۔ مگر جس کو ہماری وعظ سننے کا اتفاق ہوتا ہے۔ وہ ہمارے قریب ہو جاتا ہے اور ہمارے مخالفوں سے بعید ہو جاتا ہے۔ الفضل کے فقرہ کہ "دنیا میں ایک نبی آیا" پر مجھ سے بعض لوگوں نے پوچھا۔ اور اعتراض کیا۔ جب ان کو کھول کر بتایا گیا۔ تو وہ مان گئے۔ کہ بیشک امتی نبی ہو سکتا ہے۔ اور بغیر وساطت آنحضرتؐ کے کوئی نبی نہیں آسکتا اور شریعت والے نبی بھی نہیں آسکتے۔ قیامت تک شریعت محمدیہ کا راج ہے۔ اور پھر رسول کریمؐ کا مسیح موعود مسلم میں نبی اللہ کہنا۔ اور بخاری میں امامکم منکم صاف بتلا رہا ہے۔ کہ وہ امتی نبی ہوگا۔ معلوم نہیں محمد علی مانتا ہوا کیوں نہیں مانتا۔ یہاں کے اجہل لوگ بھی اس بات کو سمجھ جاتے ہیں۔ اور وہی بات کہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام تبلیغ احمدیت میں سخت روک ڈالے گی غلط ثابت ہو رہی ہے۔ بلکہ خدا کی ہستی کی پختہ دلیل اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ گذشتہ انبیاء کی باتیں تو اب تاریخی باتیں ہو گئی ہیں۔ اور کہنے والے کہتے ہیں۔ کہ سب پیشگوئیاں فتح مکہ کے بعد بنائی گئی ہوں گی۔ اب ان کو کون تاریخ سے ثبوت دے سکتا ہے اور ان کی سوفسطائیت کو مٹا سکتا ہے۔ اب جبکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ سے لکھی ہوئی پیشگوئیاں دکھا دیتے ہیں۔ تو ان کو دم مارنے کی جگہ نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ کتاب ۱۸۸۰ء میں چھپ کر دوست دشمن کے گھروں میں پہنچ گئی ہے۔ ان میں اب زیادتی کمی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ لنڈن میں اسکا نسخہ ہے۔ وہاں سے یہ پیشگوئیاں دیکھ سکتے ہیں۔ خدا کی شان پریس نے کیسی دین کی مدد کی ہے۔ خود خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۲-۵۵۶۔ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے کام درست کر دیگا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اسطرف توجہ کریگا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے۔ کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اسکی پاک رحمتیں اسطرف متوجہ ہیں۔ وہ دن آتے ہیں۔ کہ خدا تیری مدد کرے ستائش ہو اس خداوند تعالیٰ زمین و آسمان کی۔ گو سب آدمی ناراض ہوں۔ مگر خدا تمہارے ساتھ ہے۔ خدا کے کلمات نہیں بدل سکتے۔ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں تجھے اسلام کی ایک بڑی جماعت دوں گا۔

یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔ ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاٰخرین۔ میں اپنی چمکار دکھاؤنگا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ الفتنہ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔

میں نے ہال میں تین لکچر دیئے ہیں۔ اور چوتھا کل انشاء اللہ دوں گا۔

مسیح موعود کے ذریعہ خدا منواؤ

اور خدا کی ہستی اور اس کے اسماء حسنیٰ پر یہ لکچر دیئے ہیں۔ اور ۵۔ دسمبر کے لکچر میں مندرجہ بالا وحی الٰہی جو مسیح موعود کی ہوئی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کی زبردست دلیل پیش کی ہے۔ اور وہ سب باتیں جو تیس برس کی لکھی ہوئی کتاب میں موجود ہیں۔ جبکہ اس شخص کی دنیا میں کوئی حیثیت نہ تھی۔ اس کو کوئی جانتا نہ تھا۔ وہ اب ہو بہو پوری ہو رہی ہیں۔ اور اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد دس برس کے قریب ان پیشگوئیوں کو اللہ تعالیٰ ظہور میں لا رہا ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس نشان کا مدعا یہ ہے۔ کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور اللہ کے منہ کی باتیں ہیں۔ اور پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار ہے۔ تو پھر کسی کا کہنا کہ حضرت مسیح موعود کا نام لینا اسلام کے لئے سم قاتل ہے۔ گویا اس کا اپنے تئیں خدا کا اور شریک قرار دینا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ اور اس کے لئے زبردست حملے کریگا۔ اور اس کو دنیا کا نبی اور نذیر قرار دیتا ہے۔ افسوس۔ دنیا نے اسے نہ پہچانا۔ اور اس کو قبول نہ کیا۔ یہ دنیا ہی تھی جسکی وجہ سے پیغامی پھسل گئے۔ کیا عجیب بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ تو حضرت مسیح موعود کے لئے چمکار دکھلاوے۔ اور قدرت نمائی سے آپ کو اٹھاوے۔ اور یہ حضور کے نام اور رفعت اور عزت کو سم قاتل سمجھتے ہیں۔ اور شروع میں ہی ملیامیٹ کرنے کی فکر میں ہیں۔ اور کیا عجیب پیشگوئی ہے اس وحی پاک میں کہ اس زمانے میں جبکہ حضور کے لئے خدا تعالیٰ چمکار دکھلاوے گا اور آپ کا نبی ہونا دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے گا۔ تو اسوقت نام نہاد احمدی ایک فتنہ کھڑا کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے۔ کہ اس فتنہ کے فرو کرنے کے لئے ایک اولوالعزم خدا تعالیٰ بھیجدے گا۔ وہ فضل عمر ہی ہے۔ جسکا نام خدا تعالیٰ نے یہ رکھا ہے۔ کہ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ اور ایک لطیفہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس وقت کے اولوالعزم کو مسیح موعود ہی قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ الہام میں ہے۔ کہ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔ کیونکہ وہ اس سے الگ نہیں۔ اور وہ اولوالعزم بالکل نقش مسیح موعود علیہ السلام پر چل رہا ہے۔ اور پھر یہ اور بھی کیسے لطف کی بات ہے۔ کہ فتنہ اٹھانے والے کہیں گے۔ کہ حضرت کا نام لینے سے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور پھر انگریزی میں فرماتا ہے۔ کہ یہ بھی اشارہ ہو جاوے۔ کہ فتنہ کا امام انگریزی دانی کا بڑا مدعی ہے اور آپ کے نام کا ستم قاتل ہونیکا دفعیہ اسطرح کرتا ہے۔ کہ میں تیری مدد کروں گا۔ اور تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ اور پھر تاکید کر کے کہتا ہے۔ کہ یہ باتیں ضرور ہو کر رہیں گی۔ اللہ کی کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور پھر اس زمانہ کی بات نہیں۔ بلکہ آئندہ زمانہ کے متعلق ہے۔ میں انگریزی الہامات کا ترجمہ لکھتا ہوں۔ تا کہ احباب غور کر کے مستفید ہوں۔

"وہ دن آتے ہیں۔ کہ خدا تیری مدد کرے۔ ستائش ہو اس خداوند زمین و آسمان کی۔ گو سب آدمی ناراض ہوں۔ مگر خدا تمہارے ساتھ ہے۔ خدا کے کلمات نہیں بدل سکتے۔ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں تجھے اسلام کی ایک بڑی جماعت دوں گا"۔

اس وحی میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ لوگوں کی ناراضگی کیوجہ سے حضرت اقدسؑ کے نام مبارک کو چھپایا جاویگا۔ مگر خدا فرماتا ہے۔ کہ اگرچہ ساری دنیا ناراض ہو جاوے۔ مگر خدا تیرے ساتھ ہے ہماری مارشیس کی جماعت تعداد اور علم میں ترقی کر رہی ہے۔ اور وہ خوب ملانوں اور مولویوں سے مقابلہ کرتے ہین۔ ان کی دلیلوں کو توڑنا بہت مشکل امر ہے۔ یہ محض خدا کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہمیں خالص احباب کی ایک پرجوش جماعت دے دی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ کسی مولوی نے اسطرح آکر ہمیں اسلام نہیں بتایا نہیں۔ صرف روپیہ جمع کرنے کی خاطر آتے ہیں۔ اس لئے وہ حق نہیں بتا سکتے۔ صرف روزہ نماز کی بابت چند نصائح اور کہانیاں سنا جاتے ہین۔ اور صدقے کے فضائل اور الف لیلا کی کہانیاں صدقہ کی برکات پر لوگوں کو سنا جاتے ہین۔ اور کبھی اُن کی وعظ و نصیحت سے کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اب لوگوں کو تعجب ہے۔ کہ جو قادیانی مولوی کے پاس جاتا ہے۔ وہ ایسی پکی باتیں سیکھ لیتا ہے کہ دوسروں کو وہ خاموش کرا دیتا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں جو اس نے اپنے پیارے مسیح پر کئے۔ پورے ہو رہے ہیں۔ حضرت صاحب کی کتب میں بڑی برکات ہیں۔ جو ان کتب کا غور سے مطالعہ کرے گا۔ اور ان کو مستحضر کرلے گا۔ انشاء اللہ وہ کسی مذہب والے کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(مولوی) حافظ غلام محمد بی۔ اے۔ امرتسر نے اسلام کا اصلی چہرہ دنیا کو دکھلایا ہے۔ احمدیت کے سوا اسلام ہرگز زندہ مذہب نہیں ہو سکتا۔ احمدیت نے اسلام کو جو زندگی دی ہے اسکا ہرگز دنیا کے پردہ سے مٹنا ناممکن ہے۔ ایک دیوانہ کی دیوانگی کی کوئی حد ہوتی ہے۔ اور ایک زبردست محکم دلائل کی زبردست فوج کی بھ

مختصر نوٹ

مولانا میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن کا کشف

مولانا موصوف مخلص احباب سلسلہ احمدیہ میں سے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کو غیر احمدیوں سے بیعت لینے کی اجازت فرمائی تھی۔ خلافت اولیٰ و ثانیہ میں بھی یہ اجازت قائم ہے۔ آپ نے حال میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ و تفسیر لکھی ہے جس میں حضرت خلیفۂ اوّل کے اور دیگر بعض بزرگان سلسلہ کی تحقیقات کا خلاصہ بھی آگیا ہے۔ (البتہ جو پارۂ اوّل ترقی اسلام نے زیر نگرانی حضرت اولوالعزم تیار کروایا ہے۔ وہ چیزے دیگر ہے اور اسکا خلاصہ یا حصہ اس میں نہیں) آپکا مندرجہ ذیل کشف برادر سید بشارت احمد صاحب احمدی منصب دار نے ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جسے شائع کیا جاتا ہے۔ شاید کوئی سعید روح اسی سے فائدہ اٹھائے۔ ایڈیٹر

"نیاز مند درگاہ بے نیاز نے آج شب میں کہ شب پنجشنبہ ہے۔ قریب ۳ بجے کے جب کہ درود شریف پڑھنے سے مشرف تھا۔ دیکھا۔ کہ ہمارے حضور خلیفۂ ثانی رضی اللہ عنہ ایک منارۂ نورانی کے قریب کھڑے ہوئے ہیں۔ اور بہت سے اولیاء دائمہ و مقدس حضرات آپکے ارد گرد ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محاذی حضور ہیں اور مولانا نور الدین قدس سرہ سیدھے ہاتھ پر حضور کے کھڑے ہیں۔ اور مجمع حاضرین سے مخاطب ہو کر باواز بلند یہ شعر پڑھ رہے ہیں۔ اور حضور کی طرف انگشت شہادت سے بتاتے جاتے ہیں۔ اور تمام سامعین وجد و سرور کی حالت میں ہیں ؎

روئے خوب است و کمالِ ہنر و دامنِ پاک
لاجرم ہمتِ پاکانِ دو عالم با اوست

چونکہ یہ روحانی نظارہ عجیب پُر لطف و باہیبت و عظمت تھا اس لئے قلمبند کر لیا گیا۔ اور بطور شہادت کے لکھا گیا ہے اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ"۔ امین

ہٹا ہٹا ہٹا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو

روزانہ وطن نے مولوی محمد علی صاحب کی کتاب النبوۃ فی الاسلام پر ریویو کیا ہے۔ اسکا ایک حصہ پیغام نے بڑے فخر سے شایع کیا ہے۔ گویا الٰہی دربار سے اسے پروانۂ خوشنودی عطا ہو گیا ہے۔ مگر اسکا آخری حصہ جس میں چند گرم گرم فقرے ہیں حذف کر دیا ہے پیغام کیوں ایسی خیانتوں سے احمدی مسلمہ دیانت و امانت کو بٹہ لگاتا ہے۔ اور پھر غیر احمدیوں کے تعریف کرنے سے خوش ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ لن یرضی عنک الیھود ولا النصاریٰ حتیٰ تتبع ملتھم۔ پس یہ رضامندی جو مسیح موعود کے منکروں سے انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ وہ سوچیں کہ ان کی ملت کے اتباع کے وجہ سے تو نہیں ؟

نجرج الحی من المیت

ابو جہل کو دیکھو۔ اور پھر عکرمہؓ کو۔ اسی طرح کئی وہ لوگ تھے۔ جن کے دل رسول کریم ؐ کے بغض سے بھرے ہوئے تھے۔ مگر ان کے بیٹے جان نثار و فادار ہوئے۔ اور یوں دنیا میں ان کے باپوں کو عذاب الیم پہنچا۔ محمد حسین مرحوم عیسےٰ کے عقائد اور اس کا بغض و عناد جناب فضل عمرؓ سے تو ظاہر ہے مگر ان کے بیٹے نذیر حسین کا خط ملاحظہ ہو ؎

"حضرت سیدنا و امامنا و ہادینا و مرشدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین امام المتقین حضرت فضل عمر مصلح موعود فخر رسل اولوالعزم خلیفۂ ثانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہما السلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور للہ ضرور بندہ ناچیز کے لئے خاص توجہ کے ساتھ دعا فرماتے رہیں۔ مجھ ناچیز میں دینی حالت بہت کمزور ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔ کہ "جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے"۔ اور نیز "تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ۔ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہوں"۔ لیکن اپنا وجود ان سب باتوں سے عاری پاتا ہوں۔ حضور خصوصیت سے دعا فرماویں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے مجھ نابکار کو ان کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور اس مقام تک پہنچائے۔ جس تک حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہنچانا چاہتے تھے۔ آمین ثم آمین۔

ناچیز کا ارادہ ہے۔ کہ ایک عرصہ تک دار الامان میں قیام کر کے حضور سے فیض روحانی حاصل کروں۔ اور دینی تعلیم بھی حاصل کروں۔ حضور اس ارادہ کے پورا ہونے کے لئے بھی دعا فرماویں للہ عرض ہے ؎

دعا کا خواستگار ذرہ بیمقدار خاکپائے قدم
عاجز نذیر حسین احمدی مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ ۔ انارکلی لاہور

رپورٹ فصل و موسم پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۵ جنوری کی سرکاری رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ موسم صوبہ بھر میں عموماً خشک رہا بعض اضلاع میں نیشکر پیلا جا رہا ہے۔ پیداوار عام طور پر معمولی ہے۔ چاہی، اور نہری علاقوں میں استادہ فصل کی حالت اوسط اور اچھی کے درمیان ہے۔ مگر بارانی علاقوں میں فصل قلت باران کی وجہ سے مرجھا رہی ہے۔ بارش کی سب جگہ سخت ضرورت ہے توریا کی کٹائی اور فراہمی جاری ہے۔ اور پیداوار عام طور پر معمول کے مطابق ہے۔ مواشی کی حالت عام طور پر اچھی ہے۔ مگر وہ جنوب مشرق اور مغربی اضلاع میں چارہ کی کمیابی کی وجہ سے کمزور ہو رہے ہیں۔ نہری آبپاشی اور پینے کے لئے پانی کافی ہے مگر انبالہ اور میانوالی میں نہر کے پانی کی قلت بتائی جاتی ہے۔ نرخ اجناس عام طور پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اور ابتدائی اور نیم قحط کے درمیان ہے۔ گیہوں کا نرخ انبالہ میں ½ ۸ سیر۔ اور لائلپور میں ½ ۹ سیر۔ راولپنڈی میں ½ ۸ سیر لاہور ¾ ۸ سیر فیروزپور میں ۹ سیر فی روپیہ ہے۔

پنجاب کے مفصلہ ذیل مقامات اور ان کے نواح میں کم و بیش بارش ہوئی ہے۔ دہلی۔ انبالہ۔ حصار۔ لدھیانہ۔ لاہور سیالکوٹ راولپنڈی۔ سرینگر۔ پشاور۔ چکرانہ۔ شملہ۔ مری۔ سونامرگ۔ دریش۔ چراٹ۔ پاراچنار۔ وردش ؎

خفیف نقصان زپلینوں سے

لنڈن یکم فروری۔ محکمہ احتساب اخبارات نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل شام چھ سات زپلین ہوائی جہازوں نے مشرقی۔ شمال مشرقی اور وسطی علاقہ کے اضلاع پر حملہ کیا۔ اور متعدد بم گرائے۔ اب تک کسی قسم کے معتدبہ نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ دشمن ایسے حملوں میں ہمیشہ ناکام رہا ہے ؎

سلطنت برطانیہ میں رنگروٹوں کی بھرتی

لنڈن یکم فروری۔ آئرلینڈ میں رنگروٹوں کی بھرتی کے متعلق لارڈ میسورن نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس کے مطابق ابتدائے جنگ سے ۸۶۲۲۷ رنگروٹ بھرتی ہوئے ہیں۔ مگر آئرلینڈ کے کل آدمی جو اس وقت بحری اور بری افواج میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں ان کی تعداد ایک لاکھ ۴۵ ہزار ۸۶۹ ہے۔ رپورٹ کے تخمینہ کے مطابق ہنوز ۴ لاکھ مجرد آدمی آئرلینڈ میں غیر مصدقہ باقی ہیں۔ جن میں سے ایک لاکھ جنگی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں ؎ آسٹریلیا میں بھرتی کی حالت نہایت قابل اطمینان ہے۔ ماہ جنوری میں فصل کی کٹائی اور فراہمی کے باوجود دو کٹور یا سے ۵ ہزار اور نیو ساؤتھ ویلز سے ۸۶۵۰ رنگروٹوں نے بھرتی ہو نام لکھوایا۔ کینیڈا میں

... بھرتی کا کام جاری ہے۔ ریکروٹ ایک ہفتہ کے اندر ۲۵ ہزار اور ۱۲۰۰ رنگروٹ ماہوار ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لے رسالت دیکھ یہ ہے خط تیرے آزاد کا جو کہ ہے آئینہ تیرے کذب بے بنیاد کا

کلکتہ سے "رسالت" نام ایک روزانہ دو ورقہ شائع ہوتا ہے جس میں پولٹیکل مضامین لکھتے لکھتے اسکا بے باک ایڈیٹر مذہبی میدان میں بھی ایک آدھ قدم رکھ لیتا ہے جس سے اس کی ساری مذہبی و اسلامی حقیقت کا پردہ فاش ہو جاتا ہے۔ باوجود اس دوری اور ناواقفیت مذہبی کے پھر بہ ولاوری۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منہ آتا ہے کبھی حضرت مجری اللہ فی حلل الانبیاء کی اپنے اسلاف کے نقش قدم چلکر تضحیک کرتا ہے۔ اور کبھی لاہوری پارٹی کی تعریف و تالیف کا راگ گاتا ہے۔ مگر تمام تحریریں لامعنی اور بے معنی۔ نہ کوئی علمی دلیل نہ عقلی قال و قیل۔ رفیق دلاوری میں اگر کچھ حوصلہ ہے۔ تو مرد میدان بنکر تکذیب انبیاء کی ڈیوٹی پر کمربستہ ہو جائے۔ پھر دیکھ لیگا۔ کہ اسکا انجام وہی ہوتا ہے یا نہیں۔ جو اس سے پہلے مکذبین رسل کا ہوا۔ بزدلی کا یہ عالم ہے کہ فاروق کئی بار تبادلہ کے لئے بھیجا گیا۔ اور جس میں خاص اس کو خطاب تھا۔ وہ پرچے بھی بھیجے گئے۔ مگر حوصلہ نہ پڑا۔ کہ ذرا فاروق سے ہاتھ ملا کر اپنی رسالت کی جہالت کا حشر دیکھتا۔ اتفاق سے ہمارے ایک دوست نے آپ کی تازہ مفتریانہ تحریر مطبوعہ رسالت مورخہ ۲۴ جنوری سنہ رواں کلکتہ سے بھیجی ہے جسکو پڑھ کر ہمیں حیرت ہوئی۔ کہ الٰہی یہ کس دل و دماغ اور علم و عقل کا انسان ہے۔ جو اپنی کمزوری تحریر پر یہ جانا ناز کرتا اور صادقوں کو مفتری بتاتا ہے۔ میرے سامنے رسالت کا نمبر ۱۹ مورخہ ۲۴ جنوری سنہ رواں رکھا ہے۔ اس کے پہلے صفحہ کے کالم ۳ میں رفیق نے مولوی ابوالکلام صاحب آزاد ایڈیٹر "البلاغ" کی طرف سے تبلیغ رسالت کی ہے۔ جو واقعی ضلالت اور جہالت کی پوری مصداق ہے۔ چنانچہ کلکتیہ مصنوعی رسول نے زیر عنوان "ایک قادیانی کا افترا مولوی ابوالکلام آزاد پر"۔ بالفاظ ذیل حق رسالت ادا کیا ہے۔ کہ

"کسی گذشتہ اشاعت میں حیات مسیح علیہ السلام کے انکار میں ایک فتوے درج کیا گیا تھا جس کی نسبت ایک قادیانی کبیر الدین احمد نے لکھنؤ سے لکھا تھا۔ کہ وہ ابوالکلام آزاد نے میرے استفسار کے جواب میں لکھ بھیجا ہے۔ چونکہ وہ فتوی عقیدۂ اہل سنت کے سراسر خلاف اور عامۂ مسلمین کو گمراہ کرنے والا تھا۔ لہذا صاحب موصوف کے نام دو خط جن میں سے ایک رجسٹری شدہ تھا۔ بھیجے گئے۔ مگر معلوم نہیں۔ کہ علامہ ممدوح نے کونسی مصلحت ملحوظ رکھ کر جواب سے پہلوتہی کی۔ بالآخر جواب سے نا امید ہو کر یہی مناسب سمجھا گیا۔ کہ بالمشافہ گفتگو کئے بغیر کوئی رائے قائم نہ کرنی چاہیئے۔ اس لئے یہ خاکسار جمعہ کی شام کو ان کے دولتکدہ پر حاضر ہوا۔ اور یہی سوال ان کے روبرو پیش کیا۔ علامہ ابوالکلام نے صاف صاف لفظوں میں بیان کیا۔ کہ میں نے کبیر الدین احمد یا کسی دوسرے شخص کو وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق نہ کوئی تحریر بھیجی اور نہ اس بارہ میں کوئی فتوے لکھا۔ یہ محض کذب اور افترا ہے"۔

اس سے قبل دارالارشاد کے ایک لائق طالب علم نے جو گریجوایٹ ہونے کے علاوہ نیم مولوی بھی ہیں۔ بندہ سے بیان کیا تھا۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد حیات مسیح علیہ السلام کا یقین نہیں رکھتے۔ مگر پھر بھی اس حسن ظن کی وجہ سے جو صاحب موصوف کی نسبت میرے دل میں جاگزین تھا۔ مجھے یقین نہ آیا۔ اور رہ رہ کر دل میں یہ بات موجزن ہوتی تھی۔ کہ جو شخص عیدین کی نماز پڑھائے۔ لوگوں سے بیعت لے۔ فتوی لکھے۔ اور سلف صالحین کے طریق پر چلنے کا مدعی ہو وہ ایسا غلط اور مبتدعانہ فتوے کیونکر لکھ سکتا ہے۔ مگر شکر ہے کہ ہمارا وہ حسن ظن بحال رہا۔ ہمیں ان کی بات کا یقین ہو گیا۔ اور اب ہمیں یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں۔ کہ یہ فتوے بیچارے ابوالکلام کو بدنام کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ ورنہ حقیقت کچھ نہ تھی۔ اور اگر بفرض محال ہم تسلیم بھی کر لیں۔ کہ انھوں نے قادیانی جماعت کو خوش کرنے کے لئے ایسا فتوے لکھا تھا۔ تو اس صورت میں جبکہ علامہ ممدوح اپنی غلطی و غیر مآل اندیشی پر مطلع ہو گئے۔ یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ انھوں نے اس سے رجوع کر لیا۔ اور اس صورت میں ان کی تحریر قادیانی فرقہ کے حق میں کسی طرح مفید نہیں ٹھہرتی"۔

دیکھئے ناظرین! کسقدر بودی اور بیہودہ رسالت ہے۔ اور کیسی پُر دجل ضلالت ہے۔ جن الفاظ کو نقل عبارت میں ہم نے جلی کر دیا ہے۔ وہ نہایت قابل غور ہیں۔ ہر شخص جو ذرا بھی عقل سلیم رکھتا ہے۔ وہ اس منقولہ عبارت کے فقرے فقرے سے لکھنے والے کا اضطراب اور بغض و عناد محسوس کر سکتا ہے دراصل اس دشمن دین نے در پردہ اس حسد کا اظہار کیا ہے جو اس کو ایڈیٹر "البلاغ" سے ہے۔ چنانچہ اس کے یہ فقرے کہ "علامہ (ابوالکلام نے اس کے دو خطوں کے جواب سے) کونسی مصلحت ملحوظ رکھ کر پہلوتہی کی"۔ (۲) "اس سے قبل دارالارشاد کے ایک طالب علم گریجوایٹ نیم مولوی نے بھی بیان کیا تھا۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد حیات مسیح علیہ السلام کا یقین نہیں رکھتے"۔ (۳) "انھوں نے قادیانی جماعت کو خوش کرنے کے لئے ایسا فتوی لکھا تھا۔ تو اس صورت میں جبکہ علامہ ممدوح اپنی غلطی اور غیر مآل اندیشی پر مطلع ہو گئے۔ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ انھوں نے اس سے رجوع کر لیا"۔ کیا یہ حاسد کے حسد کا اظہار نہیں؟ کیا اس سے ابوالکلام پر غیر مآل اندیشی اور غلطی کا الزام نہیں؟ کیا ابوالکلام صاحب کے رجوع کا اپنی طرف سے اعلان نہیں کر رہا؟ کیا مولوی ابوالکلام کی نسبت ایک غیر احمدی گریجوایٹ کی شہادت پر یہ ظاہر نہیں کیا۔ کہ وہ حیات مسیح کے قائل نہیں؟ بایں ہمہ یہ احمقانہ عنوان کہ "ایک قادیانی کا افترا مولوی ابوالکلام آزاد پر" قائم کرنا رسالت کی جہالت نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ کیا دارالارشاد کا طالب علم گریجوایٹ نیم ملاں بھی قادیانی تھا؟ کیا مولوی ابوالکلام کا رسالت کے رسائل کے جواب سے (بقول رسالت) مصلحتاً پہلوتہی کرنا مولوی کبیر الدین احمد صاحب احمدی کی تصدیق نہیں کرتا تھا؟ بہرحال ہمیں اس جگہ صرف اس جھوٹی رسالت کی کماینبغی تردید و تکذیب کر کے دکھانی مقصود ہے۔ جو فوق دلاوری نے بلا ثبوت تحریری اپنی زبان سے ادا کی ہے کہ "علامہ ابوالکلام نے صاف صاف لفظوں میں (بالمشافہ) بیان کیا۔ کہ میں نے کبیر الدین احمد یا کسی دوسرے شخص کو وفات مسیح کے متعلق نہ کوئی تحریر بھیجی۔ اور نہ اس بارہ میں کوئی فتوے لکھا۔ یہ محض کذب و افترا ہے"۔ ناظرین ذیل میں رسالت کا کذب و افترا ملاحظہ فرماویں ؛

مولوی ابوالکلام آزاد کے خط کا عکس

مندرجہ ذیل خط واقعہ نومبر ۱۹۱۲ء کو مولوی کبیر الدین احمد و برادرم خیر الدین صاحب لکھنوی نے مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کی خدمت میں بغرض جواب ارسال کیا تھا ؛

"مکرم و معظم جناب مولانا مولوی ابوالکلام صاحب آزاد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام کے واضح ہو۔ کہ براہ مہربانی مجھ کو مطلع فرمایئے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات یا وفات کے بارے میں قرآن پاک کا کیا ارشاد ہے؟ میں آپ سے کسی حدیث یا کسی عالم کے قول کے بارے میں دریافت نہیں کرتا ہوں۔ فقط کتاب مبین جو کہ خاص کلام الٰہی ہے۔ اور جسپر تمام مسلمانوں کا ایمان اور ہماری نجات کا دار و مدار ہے۔ صرف اسی کلام پاک کا منشا در بارہ حیات یا وفات حضرت مسیح علیہ السلام دریافت کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ آپ قرآن پاک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اُن آیات کا حوالہ مدلّل طور سے دیں گے۔ کہ جن سے مذکورہ بالا مسئلہ حل ہو جائے۔ اور وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ کا کیا مطلب ہے۔ امید ہے کہ آپ ایک غریب مسلمان کو جو کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے پاک کلام کا دلدادہ ہے۔ اُس کو جواب سے محروم نہ رکھیں گے۔ فقط والسلام

خاکسار خیر الدین وکبیر الدین احمدؐ لکھنؤ۔

یہ خط کلکتہ بذریعہ ڈاک بھیجا گیا۔ جسپر آزاد صاحب نے اپنی قلم سے اُسی خط کی پشت پر جواب ارقام فرما کر ۱۰۔ نومبر کو کلکتہ سے روانہ کیا۔ جو ۱۱۔ نومبر ۱۲ سنہ ۱۶ء کو لکھنؤ پہنچ گیا۔ اور بفصلہٖ تعالیٰ ہمارے طلب کرنے پر اصل خط مع لفافہ جسپر ۱۰۔ نومبر کی مہر کلکتہ اور ۱۱۔ نومبر کی لکھنؤ کی لگی ہوئی ہے۔ رسالت کی تکذیب کے لئے آگیا۔ جسکا عکس ہم ذیل میں دیتے ہیں ؛

السلام علیکم

قرآن مجید سے صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے [illegible] ایک پیغمبر تھے، جو عادت الٰہی کے مطابق [illegible] معجزات دیئے وفات پا گئے ؛ انی متوفیک ورافعک

قرآن میں نہیں ہے، معمولی

عقد ذخیرہ وشرہ

عربی کا جملہ ہے۔

سو

ابوالکلام

اُمید ہے۔ کہ رسالت کے مدعی رفیق دلاوری کے منہ پر اس عکس کے دیکھنے سے چھائیاں پڑ جائیں گی۔ اور اگر یا نہوئی۔ تو ندامت سے تھوڑا سا شرما چھوڑے گا ؛

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی دختر عزیزہ سعیدہ سلمہا بہت بیمار ہے اور ٹانگ کی تکلیف سے اسکا اپریشن جو کیا گیا تھا مفید نہیں ہوا اور عزیزہ سلمہا دن بدن کمزور ہو رہی ہے اور زخم مندمل نہیں ہوا احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس بچی کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں ؛

ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب اسسٹنٹ سرجن قادیان ہائی سکول بعارضہ نیمونیا مبتلا ہیں۔ احباب انکی صحت و زندگی کے لئے دعا کریں ؛

دربارِ اولوالعزم

۵۔ دسمبر ۹ بجے مسجد مبارک میں علماء کی مجلس ہوئی زکواۃ کے متعلق مسائل طے ہوئے۔ حضور بھی شامل مجلس تھے۔ اثنار گفتگو میں میر محمد اسحاق صاحب نے فرمایا۔ اگر زکواۃ کے مسائل کل ہندوستان پنجاب کے علماء کے پیش کر دئے جائیں۔ خوب بحث ہو کر طے ہو جاویں۔

فرمایا۔ ان کے پاس پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کے علم اللہ تعالےٰ نے سلب کر دیئے۔ اور ہم ان کے محتاج نہیں ہیں ہمیں ان سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (الحمد للہ کہ یہ رسالہ چھپکر جلسہ پر شائع ہو گیا تھا)

بوقت ظہر فرمایا۔ ایک رویا میں دیکھا۔ خواجہ صاحب کے ہاتھ میں لوٹا ہے۔ اور ہاتھ دھلا رہے ہیں۔ کسی نے کہا۔ خواجہ صاحب یہ کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ضرورت کے وقت انہیں پیر دھلاتے دیر نہیں ہے ؛

خواجہ کا ایک خط ملا ہے

۸۔ دسمبر بعد مغرب (راجز ایڈیٹر فاروق کو مخاطب)

کر کے فرمایا۔ یہ لو خواجہ صاحب کا خط تمہارے کام آوے گا۔ اس میں مسئلہ کفر و اسلام پر کچھ مضمون ہے۔ کسی کو لکھا تھا۔ دیر کا ہے۔ اس میں یہ ایک مضمون خوب ہے۔ آپکے کام آوے گا۔ ردی کاغذات میں سے مل گیا۔ (یہ خط خواجہ لندنی کا اپنا دستخطی ہے۔ اس میں کفر و اسلام کے مسئلہ اور غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے پر خواجہ نے جو لکھا ہے۔ وہ انشاء اللہ ناظرین فاروق کیلئے عنقریب شائع کرینگا۔ ایڈیٹر)

عقیدۂ نبوت دیرینہ ہے

فرمایا۔ دیکھو اب یہ نبوت کا انکار کرتے ہیں صادقوں کی روشنی والا مضمون میں نے پڑھا۔ اس میں سات جگہ لفظ نبی لکھا ہے۔ (ایک دوست نے عرض کیا حضور پچاس دفعہ کے قریب لفظ نبی آیا ہے۔)

فرمایا۔ میں نے چند صفحہ دیکھے تھے۔ ان میں سات جگہ نبی کا لفظ ہے۔ ۱۹۰۶ء کے رسالہ تشحیذ میں "مسلمان وہ ہے۔ جو سب ماموروں کو مانے"۔ والا مضمون لکھا۔ تو اس میں بیسیوں حضرت صاحب کو رسولؐ کر کے پیش کیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ مولوی محمد علی نے اسپر ریویو کیا ہے۔ اور میرے وجود کو سچ موعود کی صداقت میں پیش کیا۔ اب تمام جہان کے عیب مجھ میں ہو گئے اور جس مضمون کا ریویو کیا ہے۔ اس میں رسولؐ حضرت صاحب کو کہتے

مولوی محمد علی سے سوال

ریویو میں خود ان کے مضمون میں پہلے بارہا حضرت صاحب کو لفظ نبی لکھا گیا ہے۔ اب ان سے بار بار سوال کرو۔ کہ کیوں اب نبی نہیں لکھتے۔ ہم نے مانا کہ تم پہلے بروزی ظلی نبی سمجھتے تھے۔ مگر نبی مطلق لکھتے تھے۔ اب کیا وجہ ہے۔ کہ نبی کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ صرف تحریر میں ہی فرق نہیں آگیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عقائد میں بھی فرق آگیا ہے ؛

پیغامی کسی اصول کے پابند نہیں!

فرمایا ایک اصول پر قائم نہیں رہتے پہلے کہتے تھے۔ کثیر حصہ جماعت ہماری طرف ہے۔ تھوڑے عرصہ میں دیکھا۔ کیا نتیجہ ہوا۔ اب کہتے ہیں۔ اگر ہم ہلاک ہوں۔ تباہ ہوں۔ تب بھی سچے ہیں۔ کیونکہ ہم تھوڑے ہیں۔ کیا خوب۔ کفار مکہ اگر رسول کریمؐ کو کہتے ہم بہت ہیں۔ تم نعوذ باللہ جھوٹے ہو۔ اور فتح مکہ کے بعد پھر کہتے اگرچہ ہم ہلاک ہو گئے۔ تباہ ہو گئے۔ خواہ ایک رہ گیا۔ پھر بھی ہم سچے ہیں۔ تو کیسی بیہودہ دلیل تھی۔ تھوڑے سے زیادہ ہونا تو دلیل صداقت ہو سکتی ہے۔ مگر بہتوں سے تھوڑا ہونا کبھی بھی دلیل سچائی نہیں ہوئی۔ کیا ایک دشمن مقابلہ کے بعد اپنی سچائی میں حریف کا سامنے یہ دلیل پیش کر سکتا ہے؟ چونکہ ہم تمہارے مقابلہ میں تباہ ہو گئے۔ ہلاک ہو گئے۔ یا ہماری جماعت کے لوگ تم سے مل گئے۔ اور اب ہم کثیر سے قلیل رہ گئے۔ لہذا ہم ہی صادق ہیں۔ خدا تو فرماتا ہے۔ نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا مگر یہ کہتے ہیں کہ دیکھو ہم میں سے جو لوگ تم میں ملتے جاتے ہیں۔ اور ہماری تعداد کم ہوتی جاتی ہے ہماری سچائی کی دلیل ہے۔ کہ ہم بہتوں سے گھٹ گھٹ کر تھوڑے ہو رہے ہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ جو مخالف اعتراض کرتے ہیں۔ خدا بھی اسی رنگ میں فضل کرتا ہے ؛

حضرت صاحب کے بہت مخالف اٹھے۔ دعا کی۔ کہ سچا زندہ رہے جھوٹا ہلاک ہو۔ وہ سب آپکی زندگی میں ہلاک ہوئے۔ اخیر میں ایک شخص اٹھا۔ اس نے کہا۔ نہیں جھوٹے کو مہلت ملتی ہے۔ اور اسکی رسی دراز کیجاتی ہے جھوٹا زندہ رہتا ہے۔ سچا مرجاتا ہے۔ اس کی مسلّمہ بعباد پھر اس نے اس جھوٹے کو بچا لیا تا دنیا پر ثابت ہو۔ کہ پہلے مخالف یونہی حضرت کی زندگی میں نہیں مرے۔ جو بددعا کی۔ ان پر پڑی۔ اور آخر میں اس نے دوسرے رنگ کا فیصلہ چاہا وہ بھی کر دیا۔ تا اتفاقی بات نہ سمجھی جاوے ؛

چودھویں صدی کا یہودی:۔ امرتسری مکذب کا حضرت اقدس کے مقابلہ میں مثیل آریہ عیسائی یہودی ہونیکا تحریری اقرار اور حضرت مسیح کی صداقت کا مسلمہ ثبوت انعامی یکصد روپیہ:۔ قیمت ۰۲ر (فاروق بکپو ایجنسی قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کی خبرین

روسیوں کا تعاقب:۔ لنڈن ۵۔ فروری۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ روسی قفقاز میں غنیم کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اور ترکوں کی عدم موجودگی۔ کوہستانی علاقہ عمیق دردی اور برفانی طوفانوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے ۔

تخلیہ ارض روم کی افواہ:۔ لنڈن ۵۔ فروری۔ پیٹروگراڈ کا اخبار نووائے دریما بیان کرتا ہے۔ کہ ترکوں نے ارض روم خالی کر دیا ہے۔

آبنائے کارفو کی بندش:۔ لنڈن ۴۔ فروری۔ پیرس کا تار مظہر ہے۔ کہ اتحادیوں نے آبنائے کارفو کو بند کر دیا ہے ۔

پیرس ۴۔ فروری۔ برطانیہ کی سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج دریائے اینکری اور سوم کے مابین متخاصم خندقوں پر برطانی توپ خانہ گولہ باری کرتا رہا۔ اور ائن کے قریب ہماری خندقوں پر شدت سے گولہ باری کی گئی ۔

اوٹاوہ میں ہولناک آتشزدگی:۔

اوٹاوہ ۴۔ فروری۔ پارلیمنٹ کی عمارات میں آگ لگ گئی۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تباہ ہو جائیں گی۔ اراکین پارلیمنٹ جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ بال بال بچ گئے۔ مگر دو مفقود الخبر ہیں سپیکر کی دو بھتیجیاں ہلاک ہو گئی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ آگ ایک بم کے دھماکہ سے لگی ہے ۔

بعد کا تار مظہر ہے۔ کہ آگ فرو کر دی گئی ہے۔ نقصان کا تخمینہ دس لاکھ پونڈ لگایا گیا ہے ۔

اوٹاوہ ۵۔ فروری۔ شاہ جارج ایک پیغام میں ڈیوک آف کناٹ کو تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "پارلیمنٹ کی عظیم الشان عمارات کی تباہی کا مجھے سخت افسوس ہوا ہے۔ ازراہ عنایت اس عظیم نقصان پر وزراء اور اہل کینیڈا سے میری دلی ہمدردی کا اظہار کیجئے ۔

بعد کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے کھنڈروں پر فائر مین ہنوز پانی ڈال رہے ہیں۔ دیواریں کھڑی ہیں۔ مگر تمام عمارت تباہ ہو گئی ہے۔ البتہ لائبریری اور نو تعمیر مغربی بازوؤں کا کچھ حصہ بچ گیا ہے ۔

لائبریری کی عمارت بچ گئی ہے۔ مگر کتابوں کو پانی سے نقصان پہنچا ہے ۔

شہادت سے یہ امر بالکل واضح ہو گیا ہے۔ کہ آتشزدگی سے پیشتر نہایت طاقتور آتش خیز بم پھٹا۔ ریڈنگ روم فوراً شعلوں کی بھٹی بن گیا۔ اور کئی قسم کے فائر ریگیڈ استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ پیش نہ گئی۔ اور آگ بہت جلد تمام عمارت میں پھیل گئی ۔

بعدہٗ۔ پارلیمنٹ ہاؤس کی آتشزدگی کے متعلق متعدد گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ۔

زیلپنوں کی ہوائی تاخت سے نقصان:۔

لنڈن ۵۔ فروری۔ محکمہ جنگ نے ہوائی تاخت کے متعلق مزید بیان شائع کر کے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۶ مرد ۲۸ عورتیں اور ۷ بچے ہلاک اور ۴۸ مرد ۶۴ عورتیں اور ۷ بچے مجروح ہوئے۔ اس کے بعد اس سرکاری بیان میں صنعتی حرفتی اور تجارتی کارخانوں کے نقصان کا مفصل ذکر کر کے بتایا ہے۔ کہ یہ دعوے بالکل باطل ہے۔ کہ ہوائی جہازوں کے رات کو حملے کرنے سے انگلستان کی اقتصادی زندگی اور جنگی تیاریوں پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ابتدائے جنگ سے آج تک اس قسم کے ہوائی حملوں سے ۱۳۳ مرد جن میں ۷ اسپاہی تھے۔ ۹۰ عورتیں اور ۳۴ بچے نذر اجل ہوئے ۔ اور بحری گولہ۔ غلہ کے کھیتوں۔ گولی بارود کے کارخانوں یا کسی قسم کی صنعتی کوٹھیوں کو نقصان نہیں پہنچا۔ قریباً ۵ مزدوروں کے مکانات منہدم ہو گئے۔ اور چھوٹی دوکانوں اور سکونتی مکانات کو نقصان پہنچا۔ بعض کو شدید اور اکثر کو خفیف۔ آئندہ اس قسم کے مفصل بیانات شائع نہ کئے جائیں گے۔ کیونکہ غنیم کو ان ہوائی حملوں کے نتائج سے مطلع کرنا مناسب ہے۔ یہ بیان صرف اس غرض سے شائع کیا گیا ہے۔ کہ حال کی ہوائی تاخت میں کثیر التعداد زیلپنوں نے حصہ لیا تھا۔ جب اس امر کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ روسی ٹینیا کی غرقابی میں ۱۱۹۸ اشخاص ہلاک ہو گئے تھے۔ تو جرمنوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ناکردہ گناہ سویلین آبادی کو ہلاک کرنے میں زیلپنوں کے حملے چنداں موثر اور کارگر ثابت نہیں ہوئے ۔

جوابات عشرہ سوالات

اس کتاب میں ایسے دس سوالات کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ جو اکثر غیر احمدی مخالفین سلسلہ احمدیوں سے کیا کرتے ہیں۔ مثلاً وفاتِ مسیحؑ۔ دجال کا مفصل حال۔ مسیح موعودؑ نے امام حسینؓ سے اپنے تئیں افضل قرار دیا۔ انبیاء کی توہین کی ہے۔ مسیح ناصری کو گالیاں دی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ کتاب اس قابل ہے۔ کہ ہر ایک احمدی اس کو خوب پڑھ کر یاد رکھے۔ تو انشاء اللہ غیر احمدیوں پر غالب آئے گا۔

قیمت صرف ۸ر۔ محصولڈاک ۳ر

تذکرۃ المہدی

یعنے سفرنامہ پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی احمدی یہ ۲۷۰ صفحہ کی وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیس سالہ حالات چشم دید شہادت سے اخی ام پیر سراج الحق صاحب مدظلہ نے درج فرمائے ہیں۔ پیر صاحب موصوف بیس سال تک حضورؑ کے پاس دارالامان میں رہے۔ اور جو جو نشانات صداقت حضرت اقدس علیہ السلام کے پیر صاحب موصوف نے آنکھوں سے دیکھے تھے۔ وہ اس میں جمع کر دیئے۔ علاوہ ازیں دہلی لدھیانہ کے مباحثات حضرت اقدس علیہ السلام کے واقعات ایسی تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ جو کسی اشتہار و رسالے میں قبل ازیں شائع نہیں ہوئے۔ بعض اور وظائف جو حضور علیہ السلام نے فرمائے۔ اور بعض مجرب عملیات بھی لکھ دیئے ہیں۔ ان جھوٹے مدعیان مہدویت کا حال بھی مفصل درج کیا ہے۔ جنہوں نے حضور علیہ السلام کے زمانہ میں دعوئے مہدویت کر کے ناکام ہلاک ہو کر صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مہر کر دی۔ اس کتاب کے مضامین پسندیدہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ و خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ہیں۔ یہ کتاب بار اوّل عاجز ایڈیٹر فاروق نے طبع کر کے شائع کی۔ جو ہاتھوں ہاتھ نکل گئی۔ اب صرف پچاس نسخے باقی ہیں۔ پس پچاس درخواستوں سے زیادہ کی تعمیل نہ ہوگی ۔

قیمت صرف عہ ر۔ محصولڈاک ۳ر

النبوۃ فی خیر الامۃ

اس لاجواب کتاب میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امت محمدیہ میں نبوت ہو سکتی ہے اور حضور مسیح موعود علیہ السلام نبی برحق تھے۔ اس میں آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین و آیت الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ کی بحث اس طرز پر پوری تفصیل سے کی گئی ہے۔ کہ اس شرح وبسط کے ساتھ تیرہ سو برس سے آجتک کسی کتاب میں بحث نہ ملیگی۔ یہ رسالہ غیر احمدیوں کے مقابلہ میں اظہار روپیہ کے انعام پر شائع کر کے بہت غیر احمدی علماء کو بھیجا گیا۔ مگر کسی مسلم و مشہور عالم نے جواب نہ دیا۔ اور نہ انشاء اللہ دے سکیں گے۔ یہ رسالہ اب منکرین نبوۃ احمدیہ (یعنی پیام پارٹی) کے لئے کاری حربہ ہے۔

قیمت صرف ۴ر۔ محصولڈاک ۲ر

فاروق بک ایجنسی قادیان

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پروپرائیٹر و پبلشر کیلئے چھپکر شائع ہوا)